میگزین

ملن

کراچی

یکم شوال ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷

بزمِ ادب

بزم ادب ۹۴ سال

۱۹۲۳_۲۰۱۷

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

CamScanner

میگزین ملن کراچی

یکم شوال ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷

یہ میگزین بزم ادب جمعیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا گیا

گرافکس .... آصف بکھائی پرنٹنگ .... ابوزر گرافکس

فہرست مضامین

فہرست سابق صدور	2	ریکارڈ	33
پیغام صدر بزم ادب	3	انٹرنیٹ سیکیورٹی	34
جائزہ رپورٹ	4	اقوال زریں	36
بزم ادب الیکشن	5	گزشتہ بزم ادب	38
اراکین بزم ادب	6	اسپورٹس مین	41
پیغام صدر مجلس اعلیٰ	9	چھوٹا سا عمل	42
سالانہ رپورٹ	10	واقعہ قائد اعظم	43
الیکشن مجلس اعلیٰ	13	مددگار جانور	44
اراکین مجلس اعلیٰ	14	انوکھا پھل	49
پیغام صدر فرینڈز سرکل	17	لفظ قلم	50
جائزہ رپورٹ	18	SECRET	52
پیغام چوہدری صاحبان	20	کامیاب زندگی	57
ہاؤسنگ اسکیم	22	انسان کے نام	58
اجتماعی قربانی	23	عید مبارک	59
اپیل چرم قربانی	25	ہم مسلمان کیوں؟	60
فرینڈز سرکل ویمن لیگ	26	تعاون	65
پیغام روشن اختر	28	گزشتہ گوشوارہ	68
تقسیم راشن	30		

بزم ادب ۔ پیش منظر

دنیا کے نقشے پر پاکستان جس کا نام ابھرنے سے پہلے ہماری معزز اور صاحب بصرت جنات محمد دین خلقی نے برادری کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا اس کو آج ہم بزم ادب کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ جناب خلقی صاحب کی مخلصانہ کوششوں کا ثمر ہے جس کو آج ہم سب مل کر آگے بڑھا رہے ہیں۔

1923ء میں اس تنظیم کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد افراد برادری میں باہمی یگانگت، مذہبی، اخلاقی ادبی اور ثقافتی ذوق کو اجاگر کرنا تھا اور ہے۔ اس بزم کامیابی سے یہاں تک پہنچانے میں جناب خلقی صاحب کے علاوہ جو بزرگ و محترم رہنما ہے وہ یہ ہیں۔

(1) بانی بزم ادب منشی محمد دین خلقی (مرحوم)
(2) صدر بزم ادب جناب حکیم امتیاز الدین (مرحوم)
(3) صدر بزم ادب جناب شیخ فضل عظیم (مرحوم)
(4) صدر بزم ادب جناب شیخ فضل الٰہی (مرحوم)
(5) صدر بزم ادب جناب بابو محمد اسلام (مرحوم)
(6) صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منصور (مرحوم)
(7) صدر بزم ادب جناب شیخ نثار احمد قدسی
(8) صدر بزم ادب جناب شیخ عظیم بخش ارتقائی
(9) صدر بزم ادب جناب حاجی مقصود حسین صاحب
(10) صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر معین الدین بقائی (مرحوم)
(11) صدر بزم ادب جناب حکیم محمد زکی (مرحوم)
(12) صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر صبیح الدین بقائی (مرحوم)
(13) صدر بزم ادب جناب حکیم حنیف صاحب
(14) صدر بزم ادب جناب حکیم خیر الحسن صاحب
(15) صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منصور صاحب
(16) صدر بزم ادب جناب شیخ عبدالمجید (مرحوم)
(17) صدر بزم ادب جناب حکیم عبدالخالق زکائی (مرحوم)
(18) صدر بزم ادب جناب شیخ محمد عاشقین صاحب
(19) صدر بزم ادب جناب شیخ ہمایوں اختر صاحب
(20) صدر بزم ادب جناب شیخ ابرالحسن صاحب
(21) صدر بزم ادب جناب شیخ حسین محمد گلزار صاحب
(22) صدر بزم ادب جناب اخونزادہ مظہر اختر فریدی صاحب
(23) صدر بزم ادب جناب محمد اقبال صاحب
(24) صدر بزم ادب جناب جناب انوار احمد قریشی صاحب
(25) صدر بزم ادب جناب محمد آصف صاحب
(26) صدر بزم ادب جناب معراج الدین صاحب
(27) صدر بزم ادب جناب انوار احمد قریشی صاحب
(28) صدر بزم ادب جناب شکیل احمد (ایڈوکیٹ)
(29) صدر بزم ادب جناب فاروق احمد صاحب

ان تمام لوگوں نے اس تنظیم کو مضبوب و مستحکم کرنے میں اعلیٰ کردار ادا کیا آج اس اجتماع کو دیکھ کر آج تمام یافتہ صاحب بصیرت لوگوں پر رشک آتا ہے کہ جنہوں نے آج سے بہت پہلے آج کی ضرورت کو محسوس کیا آج اس ترقی یافتہ دور میں بالخصوص کراچی جیسے وسیع و ریض شہر کے مختلف گوشوں میں افراد برادری مقیم ہیں اور زندگیوں میں انہاک بھی اتنا ہے کہ افراد برادری کا قریب ہوتا کو کجا ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہونا مشکل ہو چکا ہے اس صورت میں سب کا ایک ساتھ مل کر بیٹھنا ایک نا قابل یقین نظارہ ہوتا ہے۔

پیغامِ عید (بزمِ ادب)

السلامُ علیکم۔

سب سے پہلے نہ صرف میری بلکہ پوری بزمِ ادب کمیٹی کی جانب سے حاضرینِ محفل کو عید کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ ربّ العزت کا بے حد شکر گزار ہوں کہ یہ خوشی بھرا دن اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو دیکھنا نصیب کیا۔

عیدالفطر کا دن ہر مسلمان بڑے جوش و جذبے کے ساتھ مناتے ہیں اور دوسروں کی خوشی میں خود اور ان کو اپنی خوشی میں شریک کرتے ہیں۔ محبت اور خوشی کے جذبے میں سرشار لوگ ایک دُوسرے کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے گلے ملتے ہیں گھروں میں طرح طرح کے پکوان تیار ہوتے ہیں جس میں روایات کے مطابق میٹھی سیویاں قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ بوڑھے، بچے، جوان اور عورتیں رنگ برنگے اور نئے لباس زیب تن کرتے ہیں۔ عید کی خوشیاں مختلف رسم ورواج اور ثقافت کی وجہ سے کئی طریقوں سے منائی جاتی ہے اور مسلمان مذہبی جوش و جذبے سے لبریز دکھائی دیتے ہیں۔

ایسی ہی ایک خوشیوں بھری محفل کو آج سے 94 سال پہلے یعنی 1923ء میں جناب محمد دین خلیقی (مرحوم) کی جانب سے شروع کیا گیا جو جمعیت کا آج ایک اہم ترین ادارہ بلکہ مقبول ترین ادارہ بن گیا ہے۔ جس کی افادیت اور اہمیت اتنی زیادہ ہو چکی ہے۔ جمعیت کے افراد رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی بزمِ ادب کے انعقاد کا نہایت شدت سے انتظار کرنے لگتے ہیں۔ بلکہ جمعیت کے نوجوان اس بزم کو سجانے اس میں مزید نکھار لانے اور رنگا رنگ بنانے کی کوششوں میں لگ جاتے ہیں۔ اس بزمِ ادب کا مقصد اس کی محفل سے بہت سے گھرانوں کا میل جول بھی ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر نوجوان اور بچے مجلس کے آداب سے واقف ہو جاتے ہیں اور برادری میں باہمی یگانگت، مذہبی، اخلاقی، ادبی، ثقافتی ذوق کو پیدا کرنے میں اس بزم کے ذریعے نوجوانوں کو تعلیمیافتہ حضرات کی صحبت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

قائدِ اعظم کا فرمان ہے کہ:

> ”قدرت نے آپ کو ہر نعمت سے نوازا ہے۔ آپ کے پاس لامحدود وَسائل موجود ہیں۔ آپ کی ریاست کی بنیادیں مضبوطی سے رکھ دی گئی ہیں؛ اب یہ آپ کا کام ہے کہ نہ صرف اس کی تعمیر کریں بلکہ جلد از جلد اور عمدہ سے عمدہ تعمیر کریں۔ سو آگے بڑھیئے اور بڑھتے ہی جایئے“۔

آخر میں اپنی اور اپنی پوری کمیٹی کی جانب سے ان لوگوں کا مشکور ہوں جنہوں نے مالی معاونت سے اس بزم کو سجانے میں ہماری مدد کی۔ اشتہارات کے تعاون سے میگزین ”ملن“ کی اشاعت کو ممکن بنایا اور ساتھ ساتھ مجلس اعلیٰ انتظامیہ کا تعاون اور رہنمائی ہمارے ساتھ رہی۔

شکریہ

فاروق احمد سعید
صدر بزمِ ادب
جمعیت حکیمان (دہلی)
کراچی۔ پاکستان

CamScanner

جائزہ رپورٹ (بزم ادب)

دنیا کی ہر قوم خوشی کے تہوار مناتی ہے۔ تہواروں کے پیچھے کوئی نہ کوئی فلسفہ ضرور ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار عید الفطر کا بھی ہے۔ عید الفطر رمضان کے ایک ماہ کی خصوصی عبادت کی تکمیل کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ عید کا تہوار میل ملاقات کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ عید ملن پارٹیاں یا اجتماعات کے ذریعے آپس میں میل جول کا موقع فراہم ہوتا ہے۔ جہاں محبت، اخوت اور الفت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ بچے، نوجوان، بوڑھے سب ہی ایک جگہ جمع ہو کر عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔

بزم ادب جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کا تاریخی ورثہ ہے۔ جس کا انعقاد پہلی دفعہ 1923 میں جناب محمد دین خلیقی (مرحوم) کی سربراہی میں ہوا تھا۔ ان کی اسی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے سال رواں بزم ادب کی کمیٹی کی تشکیل کے لئے الیکشن کا انعقاد 30 اکتوبر 2016 بروز اتوار احباب صادق ہال میں کیا گیا۔ جس میں الیکشن کمشنر کے فرائض جناب روشن اختر صاحب کی سربراہی میں جناب چوہدری انیس احمد صاحب اور جناب عابد انور صاحب نے انجام دیئے۔

اسی الیکشن میں بطور صدر بزم ادب جناب فاروق احمد سعید پہلی دفعہ منتخب ہوئے اور بزم ادب کے سابقہ صدر شکیل احمد (2012-2016) سے چارج لیا۔ اور پھر منتخب صدر کی زیر صدارت کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں بہت سے پرجوش اور باہمت نوجوانوں نے بھرپور حصہ لیا۔ اس کمیٹی کی تشکیل کا مقصد پروگراموں میں نکھار لانا اور انہیں باوقار اور یادگار بنانے میں مدد کرنا ہے۔

آخر میں بس یہی کہنا چاہوں گا کہ اسی طرح ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں اور ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے رہیں۔

شکریہ

بلال طارق

جنرل سیکریٹری بزم ادب

بزمِ ادب الیکشن

الیکشن کا انعقاد 30 اکتوبر 2016 بروز اتوار احباب صادق ہال میں کیا گیا۔ جس میں الیکشن کمشنر کے فرائض جناب روشن اختر صاحب کی سربراہی میں جناب چوہدری انیس احمد صاحب اور جناب عابد انور صاحب نے انجام دیئے۔

اسی الیکشن میں بطور صدر بزم ادب جناب فاروق احمد سعید پہلی دفعہ منتخب ہوئے اور بزم ادب کے سابقہ صدر شکیل احمد (2012-2016) سے چارج لیا۔ اور پھر منتخب صدر کی زیر صدارت کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں بہت سے پر جوش اور باہمت نوجوانوں نے بھرپور حصہ لیا۔

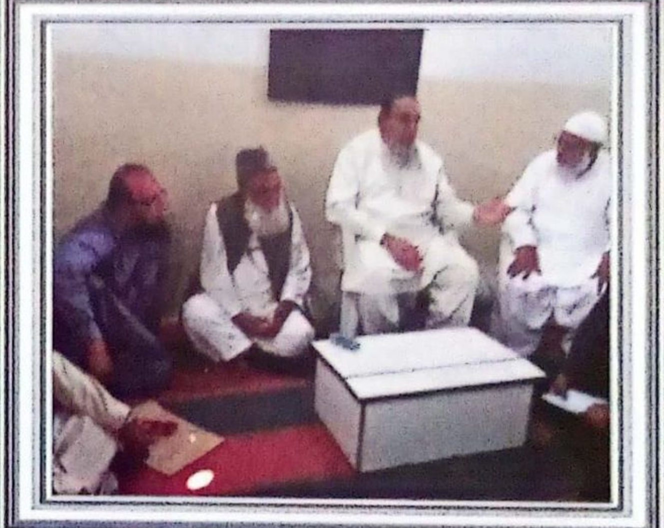

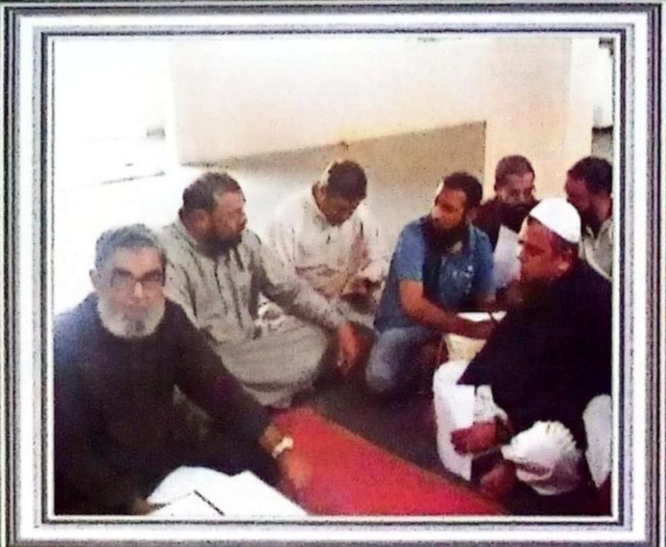

CamScanner

اراکین بزمِ ادب

President
Farooq Ahmed Saeed
0333-3627203

Vice President
Imran Subhan
0300-2054826

General Secretary
Bilal Tariq
0333-31337657

Adj. General Secretary
Fahad Mateen
0300-2369500

JT General Secretary
Mairaj Zakir
0300-2901335

Finance Secretary
Omais Ahmed
0300-2273208

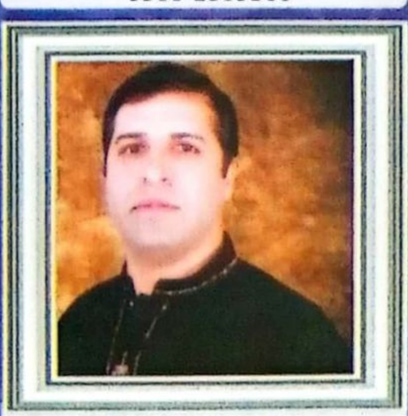

Literacy Secretary
Fahad Yousuf
0300-2897100

Information Secretary
Hassan Moiz
0300-3369971

CamScanner

Social Secretary
Shoaib Shakeel
0345-2205147

Management Secretary
Abdul Wahab
0321-2064453

Program Secretary
Mubashir Taha
0304-2250774

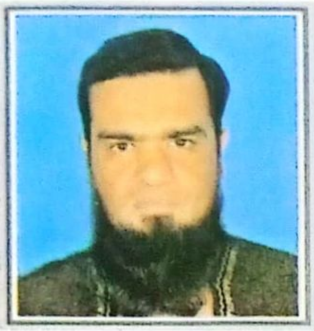

Chief Co-Ordinator
Muhammad Azam
0322-2598449

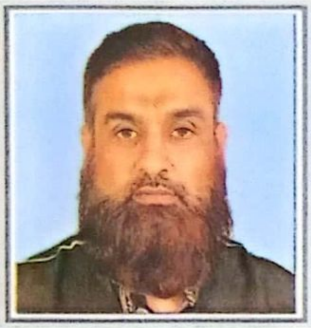

Chief Co-Ordinator
Imran Mumtaz
0344-2992939

Chief Advisor
Iqbal Ahmed Sheikh
0333-2219399

Ad. Literacy Secretary
Hamza Nadeem
0333-2893658

Jt. Finance Secretary
M. Adnan Nazim
0332-2430320

Ad. Finance Secretary
Shabbir Baqai
0346-3200841

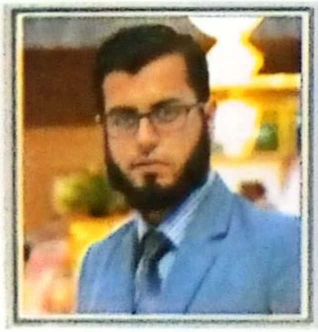

Jt. Information Secretary
Hafiz Muneeb Ahmed
0342-2911139

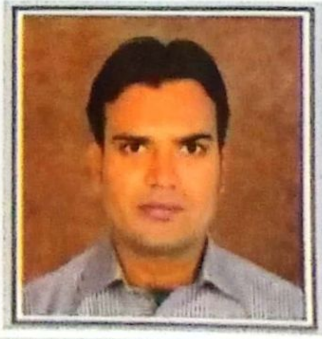

Ad. Information Secretary
Shoaib Aftab
0321-2307210

Jt. Literacy Secretary
Shehzad Aftab
0300-2104841

CamScanner

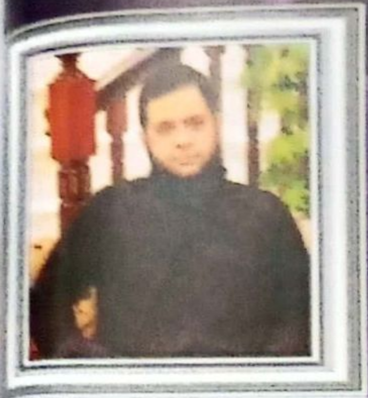

Ad. Management Secretary
Abid Yaseen
0336-8105180

Jt. Program Secretary
Salik Raza Zakai
0321-9282279

Ad. Program Secretary
Laraib Zakai
0321-2014350

Jt. Management Secretary
Anus Naeem
0300-3334556

Ad. Management Secretary
M. Amaar
0310-2273970

Jt. Management Secretary
Aun Aslam
0313-206012

Co-Ordinator
Furqan
0300-3536031

Jt. Social Secretary
Fahad Aslam
0315-2688852

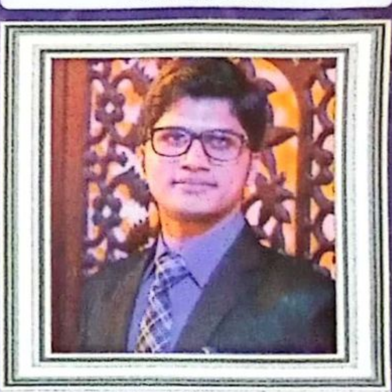

Jt. Social Secretary
Muneeb Ahmed Sheikh
0313-2608259

Co-Ordinator
Abdul Moiz Baqai
0324-2649917

Co-Ordinator
Muhammad Shahzad
0321-2389903

CS CamScanner

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

پیغام

سب سے پہلے اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے مجھے اپنی برادری جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان کی خدمت کرنے کا موقع فراہم کیا۔

میں اپنی پوری اعلیٰ مجلس انتظامی کے ممبران کی جانب سے پوری اہل جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی کو "عید مبارک" پیش کرتا ہوں۔

مجھے بے حد مسرت ہے کہ جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی کے نوجوانوں نے اپنے بزرگ محمد ین خلیقی (مرحوم) کے لگائے ہوئے پودے "بزم ادب" کی بھرپور توانائی کے ساتھ آبیاری کر رہے ہیں، بلکہ بہترین طریقے سے سجا رہے ہیں۔ عید کے موقع پر ممبران برادری کا اجتماع اور ایک شاندار مجلّہ کا اجرا بزم ادب کمیٹی کا بہترین کارنامہ ہے۔ جو کہ ہمارے بزرگوں کی روایات کے عین مطابق ہے۔

اس موقع پر اپنی برادری کے خواتین و حضرات سے بھرپور اپیل کرتا ہوں، اس پر آشوب اور مادی دور میں اپنی اسلامی روایات کو نہ بھولیں۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں کم از کم مرد اور خواتین کے درمیان پردے کا اہتمام کریں۔ کیونکہ یہ ہمارا کلچر ہے۔ حیا اور شرم کا پردہ ہونا چاہیے۔ مجھے اُمید ہے کہ برادری کے افراد میری اس اپیل پر ضرور کرنے کی کوشش کرینگے۔

بزم ادب کمیٹی کے وہ تمام ارکان مبارک باد کے مستحق ہیں جو رمضان المبارک میں اپنے کام چھوڑ کر روزہ رکھ کر قوم کی خوشی کے لئے عید کے موقع پر "بزمِ ادب" کے بروگرام ترتیب دیتے ہیں۔ اور اسکے انعقاد کے لئے دن رات محنت کرتے ہیں۔

میں تمام ممبران کی کامیابی اور بہتر مستقبل کے لئے دعا کرتا ہوں۔

محمد امتیاز زکائی

صدر جمعیت حکیمان (دہلی)

کراچی۔ پاکستان

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

سالانہ رپورٹ

نسیم الدین

جنرل سیکریٹری

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان کا ادارہ قیام پاکستان کے بعد چوہدری صاحبان اور صدر جمعیت کی سربراہی میں برادری کے ممبران کی مختلف سطحوں پر خدمت کرتا رہا ہے۔ پوری برادری کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش جاتی رہی ہیں۔ان میں جناب چوہدری محمد اشتیاق صاحب (مرحوم) اور جناب چوہدری محمد سعید صاحب (مرحوم) کا کردار بہت نمایاں ہے۔

جناب محمد تقی صاحب (مرحوم) جو کہ ایک طویل عرصے تک جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی کی بطور صدر خدمت کرتے رہے۔ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

دسمبر 2010ء میں جناب روشن اختر صاحب نے جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی کی باگ ڈور سنبھال اور بلا مقابلہ صدر منتخب ہو کر نئے عزم اور نئی توانائی کے ساتھ برادری کے ممبران کی خدمت کا بیڑہ اٹھایا۔

ایک نئے سرے سے اعلیٰ مجلس انتظامیہ کی ٹیم ترتیب دی اور جوش وخروش سے کام شروع کیا۔ سب سے پہلے یہ طے کیا کہ ہر مہینے کی پہلی اتوار کو میٹنگ ہوا کرے گی۔ جس پر بڑی سختی سے عمل شروع کیا گیا۔

روشن اختر صاحب کی سربراہی میں برادری کے مستحق کے لئے فلیٹوں کی اسکیم شروع کی گئی برادری کے مستحق کو رمضان وعید کی خوشیوں میں شامل کرنے کیلئے رمضان پیکج کا اجرا کیا۔رمضان کیلئے اجناس اور عید کے لئے نقد روپے فراہم کئے۔

دسمبر 2010ء سے دسمبر 2016ء تک جناب روشن اختر صاحب کی سربراہی میں یہ سلسلہ جاری رہا (مرحوم) کے بیٹے جناب محمد امتیاز ذکائی صاحب نے جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی کی باگ ڈور سنبھالی اور الحمد اللہ بلا منتخب ہونے کی روایت قائم رکھی چوہدری صاحبان کے لئے جناب محمد مبین صاحب۔اور جناب انیس احمد شیخ صاحب بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔

اس کے علاوہ (1) محمد ناظم الدین بقائی صاحب (2) نسیم الدین صاحب (3) شیخ محمود احمد صاحب (4) عابد انور صاحب (5) شکیل احمد صاحب (6) سلیم احمد صاحب (7) انوار احمد قریشی صاحب (8) تنویر اختر صاحب نے اعلیٰ مجلس میں کامیاب ہو کر شامل ہوئے۔

18 دسمبر 2016ء کے الیکشن کی خاص بات یہ تھی کہ برادری کے نوجوانوں نے بھرپور طریقے سے حصہ لیا گیا۔

موجودہ بزم ادب کی صدر فاروق سعید صاحب، اقبال احمد شیخ صاحب، عمران سبحان صاحب، محمد سہیل ذکائی صاحب اور محمد اعظم صاحب کامیاب ہو کر اعلیٰ مجلس کے کمیٹی میں شامل ہوئے۔

الیکشن کے انعقاد کے سلسلے میں جناب سلطان احمد شیخ صاحب کا ذکر نہ کرنا زیاتی ہوتی۔ یہ ہماری برادری کے سدا بہار الیکشن کمشنر ہیں ان کی

نگرانی میں 18 دسمبر 2018ء کے الیکشن منعقد ہوئے۔ سلطان احمد شیخ ایڈوکیٹ صاحب برادری کی دہلی حکیمان کو پراٹیوں ہاوسنگ سوسائٹی کے صدر بھی ہیں۔ بعد از الیکشن تمام شرکا کے لئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا۔

مجھے یہ بتاتے ہوئے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ محمد امتیاز ذکائی صاحب اور نئے نو منتخب ممبران کو انکی کامیابی پر برادری کے ہر طبقے نے خیر مقدم کیا۔

محمد امتیاز ذکائی صاحب نے منتخب ہونے کے بعد فوری طور پر اعلیٰ مجلس انتظامیہ کا اجلاس منعقد کیا۔ اور طے کیا گیا کہ روشن اختر صاحب کے زمانے کی جو تعمیراتی کمیٹی قائم تھی وہ اپنا کام جاری رکھے گی اور طے کیا کہ تعمیراتی کمیٹی کے مکمل اختیارات جناب روشن اختر صاحب کے سپرد کر دیئے جائیں اور ان سے درخواست کی کہ وہ فلیٹوں کا کام اپنی نگرانی مکمل کرائیں۔

تعلیمی کمیٹی بنائی گئی اور اس میں تعلیم کے سلسلے ایک پالیسی واضح کی گئی۔

(1) برادری کے مستحق کے بچوں کے تعلیمی وظیفے 4 بچوں تک محدود ہونگے۔

(2) تعلیمی وظائف انٹر تک دیئے جائیں گے۔ (انٹر کے بعد طالب علم ٹیوشن وغیرہ دیگر اپنے اخراجات اٹھا سکتا ہے)

(3) جو مرد حضرات برادری سے باہر ہوئی ہیں اور مستحق ہیں انکے بچوں کو وظائف دیئے جائیں گے۔

(4) جن لڑکیوں کی مجبوراً شادیاں برادری سے باہر ہوئی ہیں اور مستحق ہیں تو انکے بچوں کو وظائف دیئے جائیں گئے۔

(5) اگر کسی لڑکے کی برادری سے باہر شادی ہوئی ہے اور اسکا انتقال ہو جاتا ہے اسکے بچوں کو وظائف دیئے جائیں گے۔

(6) اگر کسی لڑکی کی شادی غیروں میں ہوئی ہے اور اس کے بچوں کی شادی بھی غیروں میں ہوئی ہے خاتون کے بچوں کو سپورٹ نہیں کریں گے (کیونکہ وہ دوسری نسل ہوگی)۔

رمضان پیکج گزشتہ سال مستحقین زکوٰۃ کو تقریباً 23 ایٹم دیئے گئے تھے امسال 24 آئٹم دیئے گئے۔

رمضان پیکج میں پالیسی بنائی گئی کہ وہ مرد حضرات جس کی شادی برادری سے باہر ہوئی انہیں کسی قسم کی مراعات نہیں دی جائے گی۔ اس لئے اس سال برادری سے باہر شادی کرنے والوں کو رمضان پیکج نہیں دیا گیا۔

گزشتہ سال کی طرح جمعیت حکیمان (دہلی) نے قوم کے مستحق خاندانوں میں رمضان راشن پیکج غذائی اجناس و بقدر رقم کی صورت میں قبل از وقت رمضان قوم کے مخیر حضرات کے تعاون سے تقسیم کیا گیا۔ اشیاء کی خریداری میں معیار اور نرخ کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اجناس (تقریباً 18.5 میٹرک ٹن سے زاہد) کی خریداری اور پیکنگ کا کام تقسیم سے تقریباً 1 ماہ قبل شروع کیا گیا ہے۔ پیکنگ کے عمل میں خدمات جناب منظور احمد صاحب (مرحوم) کے فرزند جناب مسرور احمد صاحب نے اپنی زیر نگرانی سرانجام دیئے۔ پچھلے سال کی نسبت اشیاء اور انکی مقدار میں حتی الامکان خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے (فی پیکج وزن 60 Kg سے زاہد) صحیح مستحقین کی چھان بین کے بعد 9 اپریل سے 7 مئی تک 300 مستحقین کو ٹوکن جاری کر دیئے گئے تھے۔ احطیاتاً کچھ مستحقین سے حلف نامے بھی لئے گئے ہیں۔

اس سال رمضان پیکج مورخہ 14 مئی 2017ء بمطابق 17 شعبان بروز اتوار کو صبح 8 بجے سے تقسیم شروع کی جو الحمد اللہ ظہر تک مکمل ہوگی۔

CamScanner

اس مرتبہ رمضان راشن پیکیج 300 تھیلے بنائے گئے اوران کو تقسیم کیا گیا۔اس پورے عمل میں صدر و چوہدری صاحبان واعلیٰ انتظامیہ کی بھر
پور رہنمائی ومعاونت حاصل رہی۔
لازمی ضابطہ کے تحت حکومت سندھ سے منظور شدہ NGO کو بھی کچھ راشن پیکیج دیئے جاتے ہیں۔

صرف تعلیمی امداد لینے والے خاندان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔70

صرف ماہانی امداد لینے والے خاندان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔44

تعلیمی/ماہانہ امداد لینے والے خاندان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔26

صرف رمضان راشن لینے والے خاندان۔۔۔۔۔۔۔۔۔160

کل خاندان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔300

ٹوٹل رمضان پیکیج کی مالیت تقریباً -/3,370,535 روپے جسمیں تقریباً 1,800,000 روپے نقد شامل تھے نقد لفافہ 6,000 روپے فی کس اور راشن کی مالیت 5,351 روپے۔

ٹوٹل فی کس 11,351 دیئے گئے۔ یہ ایک بہت بڑا ٹارگٹ تھا جو کہ برادری کے مخیّر حضرات کے تعاون سے مکمل ہوا۔اس میں برادری کے ایک مخیّر شخص نے 300 لفافے 6,000 روپے فی کس حساب خود بنا کر دیئے۔جسکی مالیت 1,800,000 روپے بنتی ہے۔اگر یہ یہی جذبہ رہا تو برادری کے مستحق افراد کی زندگی میں ایک اچھی تبدیلی آئے گی وہ زکوٰۃ لینے والوں کے بجائے دینے والے بن جائیں گے۔

رمضان پیکیج کے سلسلے میں جناب ناظم الدین بقائی نائب صدر کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔پورے 1/2 1 مہینے دن رات محنت کر کے مخیّر حضرات سے رابطہ
قائم کر کے یہ تمام چیزیں جمع کیں۔اور ہر جمعے کے دن خود پیکنگ کی نگرانی کرتے رہے ہیں۔اور زبردست انتظامات کے ساتھ صدر و چوہدری صاحبان اور اعلیٰ مجلس کی تعاون سے 14
مئی 2018ء کو برادری میں رمضان پیکیج تقسیم کیا، جناب ناظم الدین بقائی صاحب عید قربان کے موقع پر دن اپنی تمام گھریلو مصروفیت کو ترک کر کے برادری کے مستحقین کے لئے چرم قربانی
اپنی ٹیم کے ہمراہ جمع کرتے ہیں۔ان کی خدمات کو ہم زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اس موقع پر الیکٹرونک میڈیا کے حوالے سے ہمارے جوائنٹ سیکریٹری شکیل احمد قابل تعریف ہیں۔جن کی بروقت میسجز (Messages) سے برادری کے لوگ بہت مستفید ہورہے ہیں۔

میں تمام ممبران اعلیٰ مجلس اور خصوصاً اپنے معاونین جناب انوار احمد قریشی اور فنانس سیکریٹری جناب تنویر اختر صاحب کا ممنون ہوں کہ پورے سال وہ میرے ساتھ حساب کتاب اور دیگر امور میں
تعاون کرتے رہے۔

آخر میں بزم ادب کمیٹی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے مجلے رپورٹ شائع کرانے میں میری ہمت افزائی کی۔

مجلس اعلیٰ الیکشن 2017

الیکشن کے انعقاد کے سلسلے میں جناب سلطان احمد شیخ صاحب کا ذکر نہ کرنا زیاتی ہوتی۔ یہ ہماری براوری کے سدابہار الیکشن کمشنر ہیں ان کی نگرانی میں 18 دسمبر 2016ء کے الیکشن منعقد ہوئے۔ سلطان احمد شیخ ایڈوکیٹ صاحب براوری کی دہلی حکیمان کوپراٹیوں ہاوسنگ سوسائٹی کے صدر بھی ہیں۔ بعد از الیکشن تمام شرکا کے لئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا۔

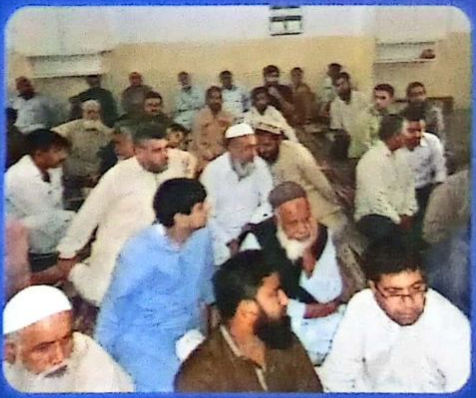

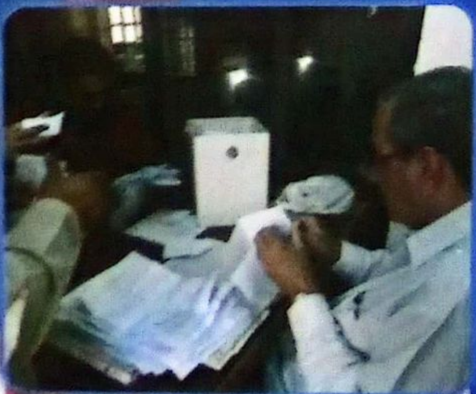

اراکین مجلس اعلیٰ

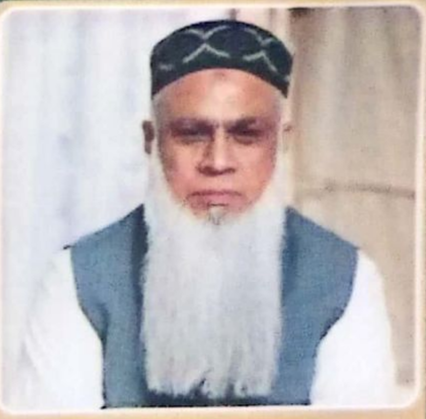

محمد امتیاز ذکائی صاحب
(صدر)
0323-3900105

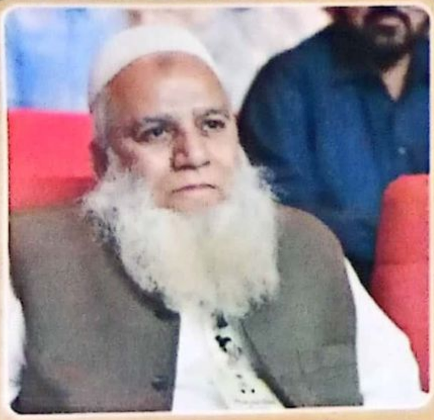

ناظم الدین بقائی صاحب
(نائب صدر)
0312-2034740

نسیم الدین صاحب
0333-2382056

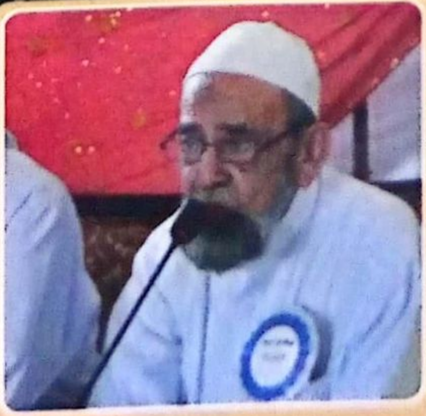

چوہدری محمد مبین صاحب
0334-1317787

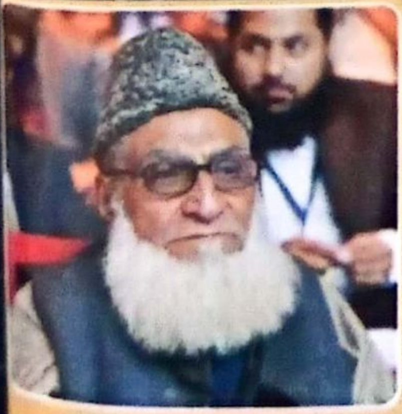

چوہدری محمد انیس صاحب
0321-8229222

اراکین مجلس اعلیٰ

انوار احمد قریشی
(ایڈیشنل سیکریٹری)
0312-2808102

شکیل احمد صاحب
(جوائنٹ سیکریٹری)
0333-2110667

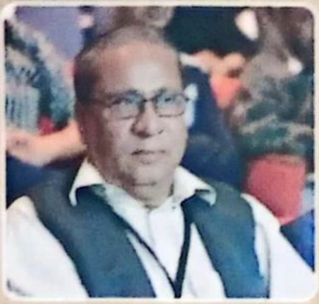

تنویر اختر صاحب
(فنانس سیکریٹری)
0300-2200172

شیخ محمود احمد صاحب
0332-3571573

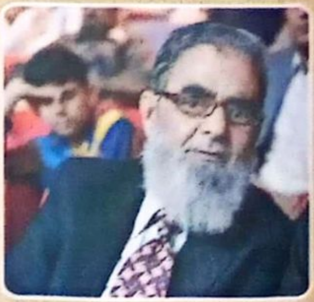

عابد انور صاحب
0300-8216914

سلیم احمد صاحب
0333-3438070

اقبال احمد شیخ صاحب
0333-2219399

فاروق احمد سعید صاحب
0333-3627203

عمران سبحان صاحب
0300-2054826

محمد سہیل ذکائی صاحب
0300-8243303

عمران عزیز صاحب
0300-9254618

محمد اعظم صاحب
0322-2598449

پیغامِ عید

صدر (فرینڈز سرکل)

میری اور پوری فرینڈز سرکل کمیٹی کی جانب سے اہلیانِ جمیعت کو عید مبارک۔ خدا کرے یہ عید ہم سب کے لئے مسرت و شادمانی کا سبب بنے۔

''عید الفطر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام و اکرام کا دن ہے
ہمیں اس دن تمام رنجشوں کو فراموش کر کے متحد ہونا چاہئے''۔

روزہ داروں کیلئے مالکِ حقیقی کی جانب سے انعام و اکرام کا نام عید ہے۔ روزہ ماہِ رمضان کی ایک فرض عبادت کا نام ہے جسے اسلامی عقائد میں تیسری حیثیت حاصل ہے۔ جبکہ اسلامی عبادات میں یہ دُوسرے نمبر پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ دار کو انعام و اکرام سے نوازنے کیلئے اسے ''عید'' جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا اور اسے ''رحمت کا دن'' بھی کہا گیا ہے۔ اس دن روزہ داروں کیلئے ہر طرف خوشی کا سامان ہوتا ہے۔ مسلمان اس روز عید گاہوں اور شہر کی بڑی بڑی مساجد میں اکھٹے ہوتے ہیں۔ دو رکعت نمازِ عید الفطر ادا کرتے ہیں۔ اللہ کے سامنے عاجزی سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ ایک دوسرے کو عید الفطر کی مبارک باد دیتے ہیں۔ نماز کے بعد ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ ایک دوسرے کے گھروں میں جاتے ہیں۔ اپنے اور رشتہ داروں کے بچوں میں عیدی تقسیم کرتے ہیں۔ لذیذ قسم کی سویاں اور دل پسند کھانے کھاتے ہیں۔ اور اسی طرح پوری اسلامی دنیا کے ملکوں میں امت مسلمہ کے دو ارب سے زائد مسلمان ایک جیسا پروقار عید الفطر کا دن مناتے ہیں۔

نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ قومی خدمت اور احساسِ ذمہ داری کے شعور کی نشوونما۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کو پورے طور پر اس قابل بنادیں کہ وہ اقتصادی زندگی کے مختلف شعبوں میں اس طرح حصہ لیں جو قوم اور ملک دونوں کیلئے باعثِ عزت ہو۔

قائدِ اعظم نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا ہے کہ:

> ''میں آپ کو مصروفِ عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں کام، کام اور بس کام۔ سکون کی خاطر صبر و برداشت اور انکساری کے ساتھ اپنی قوم کی سچی خدمت کرتے جائیں''

آخر میں دُعا گو ہوں کہ ہم سب خدمتِ خلق، مذہب و اخلاق، علم و فن، تجارت و صنعت، غرض زندگی کے ہر شعبے میں ترقی، کامیابی اور کامرانی حاصل کریں اور پوری دُنیا میں جمیعت کا نام روشن کرتے رہیں۔

شکریہ

فہد متین
صدر فرینڈز سرکل

CamScanner

جائزہ رپورٹ (فرینڈز سرکل)

''انسان اپنے اوصاف سے ہی عظیم آدمی بنتا ہے اُونچا عہدہ حاصل کرنے سے نہیں''۔

نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔اپنے ایک خطاب میں قائداعظم نے فرمایا تھا:

''میں آپ لوگوں کی طرح جوان نہیں ہوں۔لیکن آپ کے جوش وجذبے نے مجھے بھی جوان کر رکھا ہے۔

آپ کے ساتھ مجھے مضبوط بنادیا ہے''۔

اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نوجوان نسل کسی بھی ملک وقوم کی تعمیر وترقی کیلیئے کس قدر اہم ہیں کیونکہ مستقبل میں قوم کی باگ دوڑ انہوں نے ہی سنبھالنی ہوتی ہے۔اس مقصد کے حصول کیلیئے فرینڈز سرکل نوجوانوں میں قیادت کی خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔نوجوان ذرخیز دماغ کے مالک ہوتے ہیں اوران کی سوچ معاشرے کے مطابق پروان چڑھتی ہے۔

فرینڈز سرکل اسی تعمیری سوچ کے ساتھ ادارے کو مزید مضبوط بنانے کیلیئے ہمیشہ کوشاں رہی ہے اور نئے لوگوں کو ان کی منفی سوچ، محنت اور لگن کے ساتھ ادارے کی ترقی کیلیئے مواقع فراہم کرتی آئی ہے ۔فرینڈز سرکل کمیٹی کے الیکشن کا انعقاد اپنے دستور کے مطابق بتاریخ 5فروری 2017اتوار، بوقت: شام 6 بجے بمقام: احباب صادق کمیونٹی ہال

A-579 بلاک D، نارتھ ناظم آباد میں ہوا۔جن میں بطور چیف الیکشن کمشنر جناب سلیم احمد (ممبر مجلسِ اعلیٰ)۔جبکہ بطور الیکشن کمشنر جناب ڈاکٹر جاوید محبوب اور جناب عبدالسلام ذکائی نے اپنے فرائض انجام دیئے۔

فرینڈز سرکل کی منتخب کابینہ نے جناب دانش منظور کو بطور چیف ایڈوائزر اور جناب اقبال احمد شیخ، جناب فاروق احمد سعید، جناب عمران سبحان، جناب محمد اعظم، عمران ممتاز کو بطور سینئر کوآرڈینیٹر منتخب کیا۔

الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے والی کابینہ مندرجہ ذیل ہے:۔

<table>
<tr><th></th><th></th><th colspan="2">ایڈیشنل سیکریٹری</th><th>جوائنٹ سیکریٹری</th></tr>
<tr><td>صدر</td><td>فہد متین</td><td colspan="2"></td><td></td></tr>
<tr><td>نائب صدر</td><td>معراج ذاکر</td><td colspan="2"></td><td></td></tr>
<tr><td>جنرل سیکریٹری</td><td>محمد لاریب ذکائی</td><td colspan="2">صارم ذکائی</td><td>بلال طارق</td></tr>
<tr><td>فنانس سیکریٹری</td><td>شبیر بقائی</td><td colspan="2">حسان معز</td><td>زین احمد</td></tr>
<tr><td>لٹریسی سیکریٹری</td><td>محمد حمزہ</td><td colspan="2">فہد یوسف</td><td>فہد اسلم</td></tr>
<tr><td>پروگرام سیکریٹری</td><td>امیس احمد</td><td colspan="2">شعیب شکیل</td><td>نیغ ذکائی</td></tr>
<tr><td>اسپورٹس سیکریٹری</td><td>مبشر طحہ</td><td colspan="2">منیب احمد شیخ</td><td>محمد عمار</td></tr>
<tr><td>انفارمیشن سیکریٹری</td><td>حافظ منیب احمد</td><td colspan="2">شعیب آفتاب</td><td>انس نعیم</td></tr>
<tr><td>سوشل سیکریٹری</td><td>سالک رضا ذکائی</td><td colspan="2">عبدالمعز بقائی</td><td>سعود ذکائی</td></tr>
<tr><td>مینجمنٹ سیکریٹری</td><td>محمد عابد یسین</td><td colspan="2">عبدالوہاب متین</td><td>محمد عدنان ناظم</td></tr>
<tr><td>کوآرڈینیٹر</td><td>شہزاد آفتاب</td><td>بلال محمود</td><td>محمد فرقان</td><td>فہد صادق</td></tr>
</table>

ممبران کی دلچسپی اور کاوشیں ادارے کی بقا ہوتی ہیں اور فرینڈز سرکل کمیٹی اس میں نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کا عزم رکھتی ہے اور اس عزم کو آگے بڑھانے کیلئے مختلف طرز کی تقریبات مرتب کرتی رہتی ہے۔۔فرینڈز سرکل اپنے ممبران کی دلچسپی اور کھیلوں کے رُجحان کو دیکھتے ہوئے سوشل نائٹ، پکنک پارٹی اور کرکٹ ٹورنامنٹ جیسے ایونٹس۔اعلیٰ تعلیم کے شعور کو اُجاگر کرنے کے حوالے سے تقسیمِ انعامات اور اَسناد کی تقریب، اسٹوڈنٹ پارٹی کے پروگرام کا انعقاد،صحت سے متعلق آگاہی کے حوالے سے میڈیکل کیمپ کا انعقاد رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینے میں درسِ قرآن اور افطار پارٹی کا اہتمام اور اسلامی روایات اقتداری فروغ کیلئے اسلامک کانفرنس (جلسۂ سیرت النبیؐ) جیسے پروگراموں کو منعقد ہونے سے بڑا فائدہ برادری کے لوگوں میں اتحاد پیدا کرنا۔مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا اور نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے ان کو اعلیٰ تعلیم کی طرف راغب کرنا ہے۔

آخر میں پوری فرینڈز سرکل کمیٹی کی جانب سے بزمِ اُدب کے صدر اور ان کی پوری کابینہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں ماضی کی طرح یہ سفر آگے بھی اسی طرح جاری رہے گا۔

شکریہ

محمد لاریب ذکائی
جنرل سیکریٹری فرینڈز سرکل

پیغامِ عید

اللہ رب العزت کا بڑا احسان و کرام ہے کہ اس نے ہم سب کو ایک بار رمضان کا مبارک مہینہ عطا فرمایا ہے اور مہینہ کہی برکتیں ہم پر نازل فرمائیں، یہ عطا، رحمت یہ فضل اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر سال عطا فرماتے ہیں۔ سوال یہ کہ ہم اس عطا کو اس رحمت کو اور اس فضل کو کس طرح وصول کرتے ہیں یا اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

ماہِ رمضان ہم سب کو سارے سال اچھا اور نیک رکھنے کی پریکٹس کرواتا ہے، مگر ہم عید کے روزے سے ہی اس مشق کو بھلا دیتے ہیں کیا ماہِ رمضان ہم کو اللہ سے ڈرنے کا خوف نہیں دلاتا؟ کیا اس ماہ میں ہم غریبوں کی امداد نہیں کرتے؟ کیا ہم اس ماہ میں عزیز و اقارب کے حقوق ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے؟ کیا روزہ رکھ کر ہم جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے؟ کیا ہم کھانے پینے سے نہیں رکتے؟

یقیناً یہ کام ہم خوشی سے کرتے ہیں تا کہ اللہ کی رضا حاصل ہو، اس رضا کی ہم باقی سال کیوں بھلا دیتے ہیں؟ اس سوال کا جواب ہمارے ہی پاس ہے، ہم اپنی کوتاہیوں اور بشری کمزوریوں پر قابو پانا چھوڑ دیتے ہیں، یہ عید ہم کو عید سبق دیتی ہے کہ ہم اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہم کو رمضان کے مقدس مہینہ سے نوازا، اور اس بات کا عہد کریں کہ ہم اب سارے سال اللہ کا حکم مانیں گے اور اپنے سارے معمولات پر اسی طرزِ عمل کریں گے جس طرح ہم نے رمضان میں کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم صدر اور اراکین بزمِ ادب کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ۸۴ چوراسی سال قدیم بزمِ ادب کی روایت کو برقرار رکھا اور اس قدر شاندار پروگرام کر کے برادارانِ برادری کے روز ملنے کا موقع فراہم کیا، ساتھ ہی ساتھ اس مجلّہ کی اشاعت کا بھی اہتمام کیا تا کہ عرصہ دراز تک اہلیانِ برادری عید کی یادیں تازہ کرتے رہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے جو اس کام میں درصحے سخنے حصہ لیتے ہیں۔ (آمین)

از چوہدری محمد مبین

چوہدری شیخ انیس

جمعیت حکیمان (دھلی) کراچی پاکستان

ہاؤسنگ اسکیم

برادری کے مستحق لوگوں کو فلیٹ مالکانہ حقوق پر دینے کا سلسلہ جاری ہے الحمد اللہ اس کی ابتداء ایک فلیٹ دینے سے ہوئی تھ اب تک 65 فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ دیئے جا چکے ہیں اور اب تک 7 مکانات کی تعمیر کروا چکے ہیں 24 مزید تیاری کے مراحل میں ہیں۔

ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو انتہائی مناسب ریٹ پر تعمیرات کر رہے ہیں اس کے علاوہ تعمیراتی کمیٹی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو میرے شانہ بشانہ تعمیرات میں میری معاونت کر رہے ہیں الحمد اللہ چار پلاٹ مزید زیر تعمیر ہیں اور انشاء اللہ اس سال مستحق لوگوں میں یہ فلیٹ بھی مالکانہ حقوق کے ساتھ دے دیئے جائیں گے یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔

چیئرمین پراجیکٹ

شیخ روشن اختر

CamScanner

جمعیت حکیمان (دھلی) کراچی پاکستان

اجتماعی قربانی

الحمدللہ اجتماعی قربانی کرتے ہوئے 6 برس گزر گئے ہیں یہ سسٹم بڑی کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے اس مہنگائی کو دیکھتے ہوئے لوگ اجتماعی قربانی کر رہے ہیں ہر سال احباب صادق ہال میں اجتماعی قربانی ہوتی ہے۔ بہت ہی مناسب قیمت میں حصہ ہوتا ہے ہماری برادری کے لوگوں سے اپیل ہے جو لوگ بھی اجتماعی قربانی کرنا چاہتے ہیں یا مستحقین میں گوشت تقسیم کروانا چاہتے ہیں وہ رابطہ کریں۔

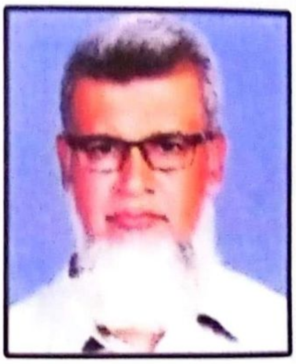

ظفر احمد: 0324-2406678

سلمان علی 0333-2114671
0315-9412113

CamScanner

جمعیت حکیمان (دہلی) ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی (رجسٹرڈ)

Regd.DSW (3234)-K-2008

A-579، بلاک **D**، نارتھ ناظم آباد احباب صادق ہال کراچی۔ فون نمبر **36674914**

اپیل برائے چرم قربانی 2017

اعلیٰ مجلس انتظامی جمعیت حکیمان دہلی ویلفیئر ہر سال کی طرح اس سال بھی کھالیں جمع کرنے کا فریضہ ادا کر رہی ہے جیسا کہ چرم قربانی اور زکوٰۃ سے اعلیٰ مجلس انتظامیہ جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی بڑے بنیادی کام کر رہی ہے تا کہ برادری کہ مستحق لوگوں سے غربت و افلاس مٹ سکے اور مستحق طلباء وطالبات علم کی روشنی سے منور ہو سکیں ہم اس سلسلے میں آپ کے تعاون کے طلبگار ہیں۔ چرم قربانی اور زکوٰۃ کے فنڈ دے کر ہمارے ہاتھ مضبوط کریں تا کہ ہم گزشتہ سال سے بہتر انتظامات کر سکیں۔ آپ سے اپیل ہے کہ آپ قربانی کی کھالیں برادری کو دیں آپ ہمارے کارکنوں سے تعاون کا مظاہرہ کریں جو بلا معاوضہ عید کے دنوں میں کام سرانجام دیتے ہیں۔ اگر ہمارے کارکن کسی وجہ سے آپ تک نہ پہنچ سکیں تو آپ کارکنوں کا انتظار کریں بلکہ از خود کھالوں کے مراکز پر پہنچا کر قومی یکجہتی کا ثبوت دیں اور نیکیاں کمائیں برائے مہربانی کھالوں کو پلاسٹک کے شاپر میں نہ ڈالیں تا کہ خراب ہونے سے بچ جائیں۔

گزشتہ **3** سال سے موبائل میسج سسٹم کامیابی سے جاری ہے اس سلسلے میں جو ممبران برادری کے اس سسٹم میں اپنا موبائل نمبر شامل کروانا چاہتے ہیں وہ رابطہ کریں

جوائنٹ سیکریٹری شکیل احمد صاحب

0333-2110667

(کنوینیر چرم قربانی)

ناظم الدین بقائی

موبائل: **0312-034740**

صدر

شیخ روشن اختر

موبائل: **0300-2789558**

فون گھر: **021-36642771**

CamScanner

پیغامِ عید (فرینڈز سرکل ویمن لیگ)

اسلام نے عورت کومرد کے برابر حقوق چودہ سو سال قبل دیئے تھے جب عورت کے حقوق کا تصور ابھی دُنیا کے کسی بھی معاشرے میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔عورت اور مرد کی مساوات کا نظریہ دُنیا میں سب سے پہلے اسلام نے پیش کیا اور اس طرح عورت کو مرد کی غلامی سے نجات دلائی جس میں وہ صدیوں سے جکڑی ہوئی تھی اسی مساوات کی بنیاد قرآن مجید کی اس تعلیم پر ہے۔جس میں فرمایا گیا ہے کہ ''تم یعنی (مرد) ان کے یعنی (عورت) کیلئے لباس ہو اور وہ تمہارے لئے لباس ہیں''۔

یہ تعلیمات اس کائناتی حقیقت پر مبنی ہیں کہ ہر انسان ایک دوسرے کا محتاج ہے اور ہر شے ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہے۔لیکن ساتھ ہی اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ دُنیا کا کوئی بھی تعلق ہو اس میں فریق کو کچھ نہ کچھ غلبہ حاصل ہوتا ہے یہ ایک فطری اُصول ہے اور اسی بناء پر چند چیزوں میں مرد کو عورت پر برتری فضیلت حاصل ہے مگر دوسری جانب اسلام نے عورت کو یہ عظمت بخشی ہے کہ جنت کو ماں کے قدموں تلے بتایا ہے۔گویا کچھ باتوں میں اگر مرد کو فوقیت حاصل ہے تو تخلیقی فرائض میں عورت کو بھی فوقیت حاصل ہے فرق صرف اپ پنے اپنے دائرہ کار کا ہے یہی وہ تعلیمات ہیں جنھوں نے دُنیا کی ان عظیم خواتین کو جنم دیا کہ زندگی کے ہر میدان میں ان کے روشن کارنامے تاریخِ اسلام کا قابلِ فخر حصہ ہیں۔

مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح کا عورت کے بارے میں جو نظریہ تھا:

آپ لوگ دُنیاوی علم کے ساتھ ساتھ دین کا دامن بھی مضبوطی سے تھامے رہیں آپ کو سب سے پہلے تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہیئے تا کہ آپکا شعور بیدار ہو جائے۔یاد رکھئے کہ اسلام کا سب سے پہلا سبق محبت واخوت ہے۔اس کے بعد انصاف،شجاعت وصداقت ہے۔اللہ کرے کہ ہماری بچیاں صحیح اسلامی زندگی کا نمونہ بن کر اُبھریں۔وہ اپنے بعد آنے والیوں کیلئے ایک مثال بنیں اور اسی طرح خلوص وسچائی کے ساتھ اپنے مذہب کی تعلمات پر عمل کرتی رہیں۔

فرینڈز سرکل ویمن لیگ کے قیام کا بنیادی مقصد اسی طرح کی سوچ کو آگے بڑھانے کا ہے جس میں خواتین کو ایک مضبوط پلیٹ فارم مہیا کیا جاسکے۔جسے اپنے ابتداس پروگرام <Meet and Joy> کے نام سے کی جو مورخہ 25 دسمبر 2016 اتوار بمقام: احباب صادق ہال میں منعقد ہوا جسے بے حد پذیرائی ملی اور جمعیت کی خواتین نے بھرپور شرکت کرکے اسے کامیاب بنایا۔اسی طرح کے پروگراموں کا مقصد خواتین کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا اور ساتھ ساتھ بچوں کی صلاحیتوں کو اُبھارنے کا موقع فراہم کرنا ہے اس پروگرام کے منعقد ہونے میں ہمارے بزرگوں نے خاص طور پر جناب

روشن اختر، چوہدری انیس احمد، ناظم بقائی اور نسیم الدین صاحب نے بھرپور ہمارا ساتھ دیا اور فرینڈز سرکل کی پوری ٹیم نے ابتداء سے آخر تک پروگرام کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد کی۔

اس پروگرام کے بعد باقاعدہ طور پر ایک ٹیم بنالی گئی جو کہ اس پلیٹ فارم کے ذریعے خواتین کو آگے بڑھانے کے مواقع فراہم کر سکے۔

اس ٹیم کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

		ایڈیشنل سیکریٹری	جوائنٹ سیکریٹری
صدر	اَریبہ بلال		
نائب صدر	آرفہ سعید		
جنرل سیکریٹری	رمشہ ناز	ثناء عمیس	ماہنور بقائی
پروگرام سیکریٹری	ثمین ریحان	اذکیٰ ناز	
لٹریچر سیکریٹری	حفصہ نگین انس	حمنہ وقار	عمارہ سلیم
مینجمنٹ سیکریٹری	رابعہ منصور	مسز سیما ندیم	
فنانس سیکریٹری	انوشیہ ذکائی	مسز آمنہ سراج	
انفارمیشن سیکریٹری	حنا فہد	رابعہ ارباب	حبا سعید
چیف ایڈوائزر	سعدیہ عمران	ثوبیہ ریحان	

ہماری بھرپور کوشش ہے کہ آگے بھی جمعیت کی خواتین کیلئے مزید پروگرامز ترتیب دیں اور یکجہتی قائم کریں۔

شکریہ

اَریبہ بلال

صدر فرینڈز سرکل ویمنس لیگ

چیئرمین تعمیراتی کمیٹی (موجودہ)

میں انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کررہا ہوں کہ میں نے 12 سالہ دورِ صدارت کے بعد یہ محسوس کیا کہ اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے مین اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ براں نہیں ہوسکتا اس لیئے میں نے امتیاز ذکائی کو بحثیت صدر خوش آمدید کیا اور انکی قیادت میں پوری کمیٹی منتخب ہوکر آتی۔

ہم نے چھ سال پہلے عہد کیا تھا کہ برادری سے غربت اور جہالت کا خاتمہ کریں گے۔اس کے علاوہ میرا عزم تھا کہ برادری کے ہر مستحق خاندان کو مکان ،ماہانہ حقوق کے ساتھ دیں گے۔

شروع میں ہم نے ایک فلیٹ سے ابتداء کی مجھے لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا،اور کافی مشکلات آئیں۔الحمد اللہ اب تک مستحق خاندان میں 75 فلیٹ ماہانہ حقوق کے ساتھ دینے جا رہے ہین جس میں 12 فلیٹ زیرِ تعمیر ہیں جو فلیٹ ہم نے دیئے ہیں ان کی مالیت 9 لاکھ روپے تھی کو کہ آج 22 لاکھ روپے کے قریب ہے اس کے علاوہ آٹھ ہزار روپے ماہانہ کرایہ بھی بچ رہا ہے جو کہ ہر مہینے کا صدقہ جاریہ ہے آپ سب لوگوں سے اپیل ہے کہ میرے ساتھ تعمیراتی کام میں بڑھ چڑھ کر مدد کریں۔اس میں دو فائدے ہیں

1) قیمتوں کے اضافے سے آپکے ثواب میں بھی اضافہ ہوگا

2) ماہانہ کرایہ کی صورت میں آپکے لئے ہر مہینہ کا صدقہ جاریہ ہے

میں مجلس اعلیٰ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ سے درخواست کی موجودہ پراجیکٹ میں اپنی نگرانی میں مکمل کراؤں میں نے اس آفر کو برادری کی فلاح و بہبود کے لئے خوش دلی سے قبول کیا۔اور چیئرمین کنسٹرکشن کمیٹی کے طور پر خدمت انجام دے رہا ہوں۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ میرے دورِ صدارت میں کئی اسکیمیں شروع ہوئیں جس میں رمضان پیکج ،بیواؤن کے لئے ماہانہ وظائف شادی بیاہ میں امداد روزگار اسکیم کے تحت رکشہ وغیرہ اب بھی کامیابی سے چل رہی ہیں۔

میں آپ سب لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میرے ساتھ کنسٹرکشن کے کام میں بھرپور تعاون کریں تاکہ ہر مستحق کو اسکی چھت مل جائے جو کہ آج کل کے دور میں ایک غریب آدمی کے لئے بنانا ناممکن ہے اس کے علاوہ روزگار کے لئے مستحق لوگوں کو دکانوں کا اجراء، برادری کی بہبود کے لئے مجلس اعلیٰ کے تعاون سے احباب صادق ہال کی تعمیر تو بھی میرے پروگرام میں شامل ہے۔

آخر میں آپ سب لوگوں کو اور خاص کر ان لوگوں کو جو اپنے مکان میں شفٹ ہوئے میری طرف سے دلی

عید مبارک

دعاؤں کا طالب

شیخ روشن اختر

سابقہ صدر مجلس اعلیٰ

موجودہ چیئرمین کنسٹرکشن کمیٹی

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

رمضان پیکج کی تقسیم اور تیسری امداد

الحمد اللہ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان پیکج کا اجراء جناب امتیاز ذکائی کی سربراہی میں منعقد ہوا جس کے کونیئر جناب ناظم الدین بقائی صاحب تھے ان کی معاونت محمد اعظم جناب نسیم الدین صاحب، جناب شکیل احمد صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب تنویر اختر صاحب، عمران عزیز صاحب، جناب چودھری انیس صاحب، جناب چودھری محمد مبین صاحب، عابد انور صاحب، فاروق احمد سعید، عمران سجان اور مجلس اعلیٰ کے تمام ممبران نے کی۔ جناب ناظم الدین بقائی صاحب نے شب و روز کی محنت کے بعد رمضان پیکج کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اس دفعہ کے پیکج میں نہ صرف کوالٹی کا معیار بلکہ تعداد بھی زیادہ تھی۔ اس سال رمضان پیکج میں 5700 روپے مالیت کا اجناس اور 6000 روپے کیش 300 خاندانوں میں تقسیم کیا گیا۔ تقسیم کا طریقہ کار بھی بڑا شفاف اور جامع تھا۔ تقسیم والے دن جناب صدر صاحب، چودھری صاحبان نے بڑا کلیدی کردار ادا کیا اس کے علاوہ تمام ممبران مجلس اعلیٰ نے بھی ناظم الدین بقائی کا بھرپور ساتھ دیا۔ رمضان پیکج کی خاص بات یہ تھی کہ لوگوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ناظم الدین بقائی صاحب نے بھی بھاگ دوڑ کر کے کئی چیزیں ڈسکاؤنٹ پر لیں۔ جس کی وجہ سے اجناس میں کئی چیزوں کا اضافہ ہوا اس طرح -/3,370,535 روپے کا یہ پیکج پایہ تکمیل تک پہنچا۔ یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکا۔ اگر آپ لوگوں کا تعاون شامل حال رہا تو انشاء اللہ آنے والے سالوں میں اس سے بہتر رمضان پیکج کا اجراء ممکن ہو سکے گا۔

ناظم الدین بقائی
(کنونیئر/نائب صدر)

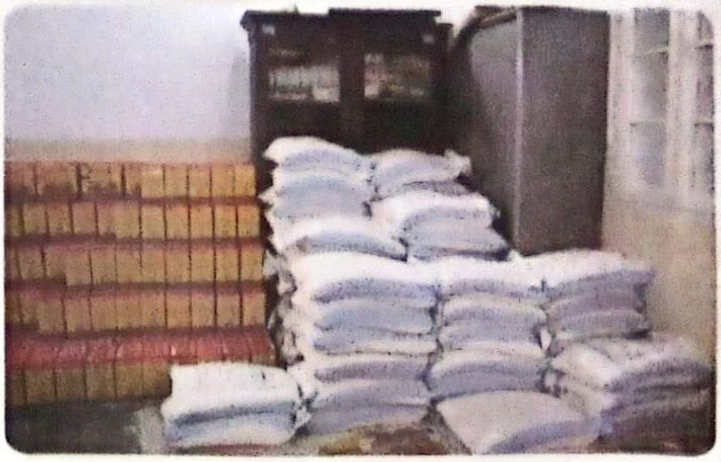
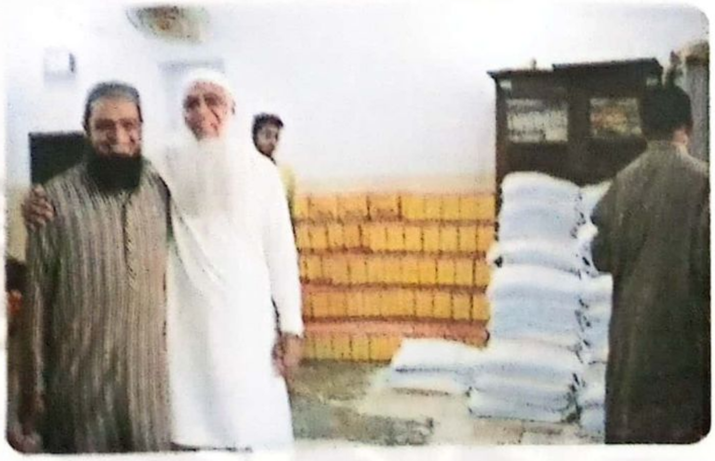

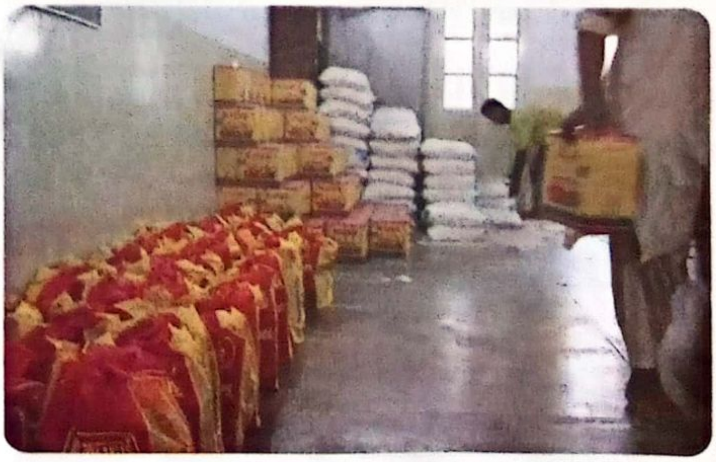

CamScanner

حیران کن ریکارڈز

(اقصیٰ ناز گلبرگ)

قیمتی بسکٹ

لندن کی نیلامی میں 24 لاکھ میں فروخت ہونے والا دنیا کا سب سے قیمتی بسکٹ 103 برس قبل ڈوبنے والے جہاز Titanic کی باقیات سے ہے اسے یونان کے ایک شخص نے خریدا ہے یہ بسکٹ Titanic کے حادثے میں بچ جانے والے شخص جیمس کے سیفٹی بیگ سے نکلا تھا۔

کھلاڑی کتا

ایک منٹ 51 مرتبہ رسی کودنے کا یہ انوکھا ریکارڈ انسان اور کتے کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے۔ گیارہ برس کے بیگل نسل کے کتے اور اس کے مالک Kumaga Makota نے ایک ساتھ رسی کود کر یہ ریکارڈ مئی 2016 میں جاپان کے شہر شیزوکا میں قائم کیا، دلچسپ بات ہے کہ چند ماہ کی پریکٹس کے بعد کے اس جوڑے انسان اور جانور نے تعداد 58 تک پہنچادی

چٹکی بجا کے

ایک منٹ میں 296 مرتبہ چٹکی بجانے کا عالمی ریکارڈ جاپان ستویو کی فوجی مارا کا ہے انہوں نے یہ ریکارڈ 23 دسمبر 2016 کو قائم کیا تھا وہ اوکا سا یونیورسٹی کے طالب علم ہیں استویو کی نے چٹکی بجانے کی ترکیب اپنی والدہ سے پندرہ برس کی عمر میں سیکھی تھی۔ اس سے قبل یہ کارڈ سوئیڈن کے چین گڈیشن نے ایک منٹ 278 میں مرتبہ چٹکی بجا کر قائم کیا تھا۔

اقوالِ ذریں

ارم کوثر (گلبرگ)

۱۔ فراخ دل انسان لوگوں کا محبوب ہوتا ہے

۲۔ ماں سے بڑھ کر کوئی عمدہ استاد نہیں۔

۳۔ دوست کے تحفے کو قبول کرو چاہے وہ حقیر ہی ہو۔

۴۔ جوان مردی یہ ہے کہ اپنا بوجھ دوسروں پر نہ ڈالو

۵۔ سفر کرنے سے پہلے ساتھی اور گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی کو ضرور دیکھو۔

۶۔ دل کا اطمینان سب سے بڑا سکھ ہے۔

۷۔ ہم پہلے دنیا کے متعلق غلط اندازے لگاتے ہیں اور بعد میں مایوس ہو کر کہتے ہیں کہ دنیا نے ہمیں دھوکا دیا۔

۸۔ حد سے زیادہ تمنائیں انسان کو اندھا کر دیتی ہیں۔

۹۔ ہاتھ پر چاند لکھ کر روشنی پانے کی امید نہ رکھو۔

CS CamScanner

انٹرنیٹ سیکیورٹی کے جدید طریقہ کار

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انٹرنیٹ کی بدولت ہماری دنیا سمٹ کر گلوبل ولیج (Global Village) بن گئی ہے اور ٹیبلٹ اسمارٹ فون اور لیپ ٹاپ کے بڑھتے ہوئے استعمال نے انٹرنیٹ کی سہولت کے استعمال کرنا گزیر بنا دیا ہے اور روز بروز اس کے استعمال میں دن دوگنا اور رات چوگنا اضافہ ہو رہا ہے اور روزانہ لاکھوں نت نئی ویب سائٹ اور سیکڑوں مختلف سروسز سامنے آ رہی ہیں جس کی وجہ سے ان سروسز کو استعمال کرنے والوں کی ڈیٹا پرائیوسی Data Privacy بھی ان سروسز مہیا کرنے والوں کے لئے کسی چیلنج سے کم نہیں لہٰذا لوگوں کے اکاؤنٹ کو محفوظ بنانے کیلئے نت نئے طریقے سامنے آ رہے ہیں جن میں سے گزشتہ چند برسوں میں سامنے آنے والے کچھ نئے طریقوں کا جائزہ لیتے ہیں

پاس ورڈ کا طریقہ:(Password Protection)

یہ طریقہ ابتدائی طریقوں میں سے ایک ہے اور اب پرانا ہو چکا ہے اور ہیکنگ کے نئے طریقوں کی وجہ سے اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ اس طریقے میں اکاؤنٹ میں داخل ہونے کیلئے اپنا شناختی کارڈ اور پاس ورڈ Password ڈالنا پڑتا ہے۔ جس کے بعد User اپنے اکاؤنٹ میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر اس طریقہ کار کا تاریک پہلو یہ ہے کہ یوزر کو اپنا پاس ورڈ مکمل درست شکل میں یاد رکھنا پڑتا ہے اور غلطی کی صورت میں ایک لمبے طریقے جار سے گزر کر اپنا پاس ورڈ تبدیل کرنا پڑتا ہے جس کے بعد اس کی کار میں پاس ورڈ ہیک ہونے یا چوری ہونے کا بھی کوئی امکان موجود ہے اور اس طرح یوزر کو اپنے اکاؤنٹ سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔ اس صورتحال کے ذریعے تصدیق کی جاتی ہے متصاوف کرایا گیا ہے۔ متبادل اکاؤنٹ یا موبائل نمبر کے ذریعہ تصدیق Cross Account / Device Verfication اب اگر کوئی اپنا اکاؤنٹ کسی سروس کے استعمال کیلئے بناتا ہے تو اس سے اس کا موجودہ موبائل نمبر اور اس ای میل E-mail ایڈریس پوچھا جاتا ہے اور اس کو اکاؤنٹ کی تفصیلات میں محفوظ کر لیا جاتا ہے لہٰذا اب یوزر User کو اپنا پاس روڈ یاد رکھنے کی گزورت لیس کیونکہ جب بھی وہ اپنے اکاؤنٹ میں داخل ہوتا ہے تو اس کی یوزر آئی ڈی User ID کے بعد اس کا ای میل ایڈریس E-mail Address یا سیل نمبر Cell No. مانگا جاتا ہے اور اس کی تصدیق کے بعد اس میں مخصوص کوڈ بھیجا جاتا ہے اس کوڈ کو آپ SMS سے پڑھ سکتے ہیں اور فون کالز سے سن بھی سکتے ہیں جس کے بعد پاس ورڈ Password کی جگہ اس کوڈ کو ڈالنا پڑتا ہے جس کی تصدیق کے بعد یوزر (user) اپنے اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے اور اس کو لیک یا چوری کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا اور اس طرح اسکے علاوہ دوسرے نئے طریقہ کار میں بائیومیٹرک سے تصدیق کا طریقہ Biometric Method یہ طریقہ کار عام طور پر حکومتی ادارے، بینک اور موبائل کمپنیاں اپنے یوزر کے اکاؤنٹ تک رسائی کیلئے یوزر تھمب ریڈر Tumb Reader پر اپنا انگوٹھا رکھتا ہے اور نشانات کی تصدیق ہوتے ہی یوزر User اکاؤنٹ کی تمام تفصیلات سے استعمال کر سکتا ہے۔ چونکہ قدرت نے سب کو منفرد انگوٹھے کے نشانات عطا کئے ہیں لہٰذا کسی دوسرے کے لئے اس اکاؤنٹ تک رسائی ممکن نہیں۔ اس طریقہ کار کے ذریعے اب آپ بغیر پن کوڈ Pin Code یا پاس ورڈ کے پیسے بھی نکال سکتے ہیں اور آپکو ATM کارڈ کی ضرورت نہیں رہتی۔

QR کوڈ اور بار کوڈ کا طریقہ QR Code and Bar Code Method

اس طریقہ کار کو عام پر تجارتی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں QR کوڈ کے ذریعے اشتہارات یا بزنس کارڈ کی تفصیلات پڑھوائی جاتی ہیں اور بار کوڈ کو مختلف پراڈکٹ Product کے اوپر درج کیا جاتا ہے جس سے اس پراڈکٹ کے بارے میں ضروری تفصیلات پڑھوائی جاتی ہیں۔ جس میں اس پراڈکٹ کی برانڈ کا نام، قیمت وغیرہ شامل ہوتی ہے اور کسی دوکاندار کو اب قیمت وغیرہ یاد رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی اسکے علاوہ QR کوڈ کے ذریعے آپ کمپیوٹر میں اپنے اکاؤنٹ میں داخل ہونے کیلئے اپنے موبائل سے اسکرین پر موجود QR کوڈ پڑھواتے ہیں اور تصدیق ہونے کے بعد آپ کمپیوٹر میں اپنے اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، مزید حساس معلومات تک رسائی کیلئے ایک اور نیا طریقہ کار سامنے آیا ہے جو عام طور پر حساس ادارے یا بینک وغیرہ اپنی معلومات تک رسائی کیلئے استعمال کرتے ہیں اس میں (One Time Password) OTP اور ٹرانسکشن پاس ورڈ وغیرہ کا طریقہ شامل ہے

OTP and Transaction Password

OTP کے طریقہ کار میں جب آپ اپنے اکاؤنٹ میں داخل ہونے کیلئے یوزر آئی ڈی (user ID) ڈالتے ہیں تو فوراً آپکے رجسٹر موبائل نمبر پر ایک وقتی پاس ورڈ جسے One Time Password کہتے ہیں آتا ہے جس کے ذریعے آپ اپنے اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں اس کے بعد یہ پاس ورڈ کارآمد نہیں رہتا اپنے کریڈٹ کارڈ سے آن لائن شاپنگ کیلئے یہ ہی طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے اسکے علاوہ اپنے آن لائن بینک اکاؤنٹ سے ٹرانسکشن کرنے کیلئے آپ کو علیحدہ سے ٹرانسکشن پاس ورڈ ڈالنا پڑتا ہے۔

مندرجہ بالا طریقہ کار اب تک انتہائی کامیابی سے استعمال کیے جا رہے ہیں اور بہت کارآمد ہیں مگر ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ ساتھ ہیکنگ کے بھی طریقے سامنے آ رہے ہیں جس سے اس بات کا خدشہ موجود ہے کہ یہ طریقہ کار بھی اپنی افادیت کھو دینگے لہٰذا انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والی کمپنیاں بھی نئے اور زیادہ جدید طریقہ کار ڈھونڈنے میں مصروف ہیں تاکہ مستقبل میں اکاؤنٹ پرائیویسی Account Pricvacy کو مزید محفوظ بنایا جا سکے۔

آفاق عزیز
لیکچرار کمپیوٹر سائنس
فضائیہ انٹر کالج کورنگی کریک

CamScanner

اچھی باتیں

- صبح دیر تک سونا رزق میں تنگی لاتا ہے
- تمہاری تندرستی کو بیماری آنے سے پہلے غنیمت سمجھو۔
- جس عورت کا خرچ کم ہو وہ سب سے زیادہ مبارک ہے۔
- مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ اس کی بددعا شعلہ کی طرح آسمان پر جاتی ہے
- کنجوس سے بُرا مرض کوئی نہیں۔
- مرد کا بہترین خزانہ پاک دامن بیوی ہے
- غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔
- فکر عمر کو کھا جاتی ہے۔
- جس شخص میں امانتداری نہیں اُس میں ایمان نہیں۔
- دنیا ایک بینک ہے تم کو اس میں وہی چیز ملے گی جو تم نے جمع کی ہے۔
- موت سے پہلے اس کی خواہش کرنا گناہ ہے۔

حرا ندیم
(باڑہ مارکیٹ)

CamScanner

بزمِ ادب کی تصویری جھلکیاں

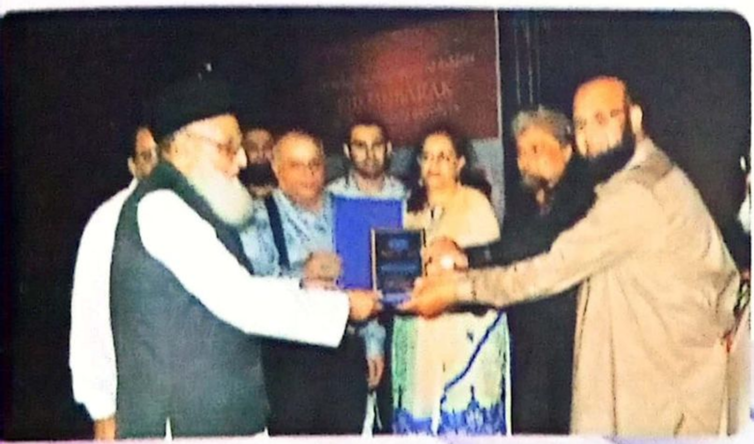

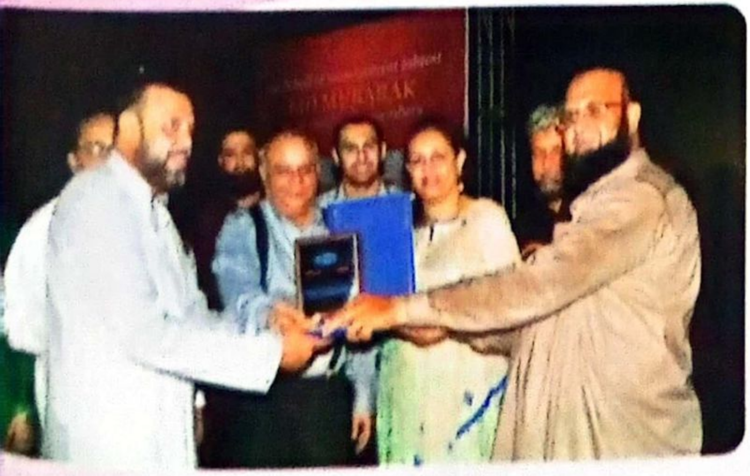

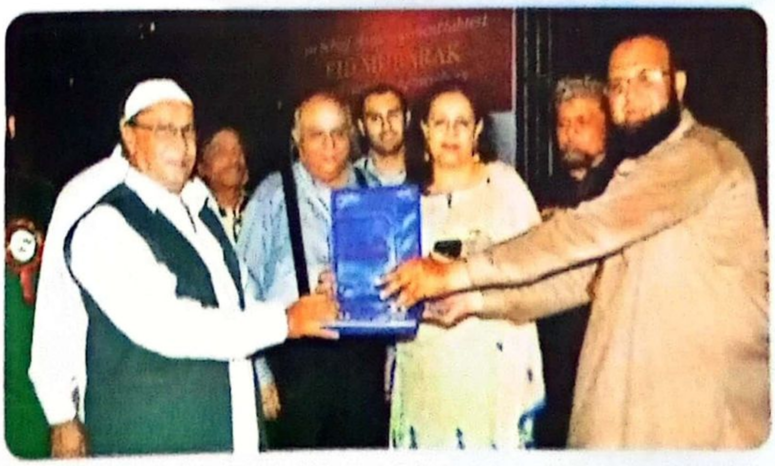

CamScanner

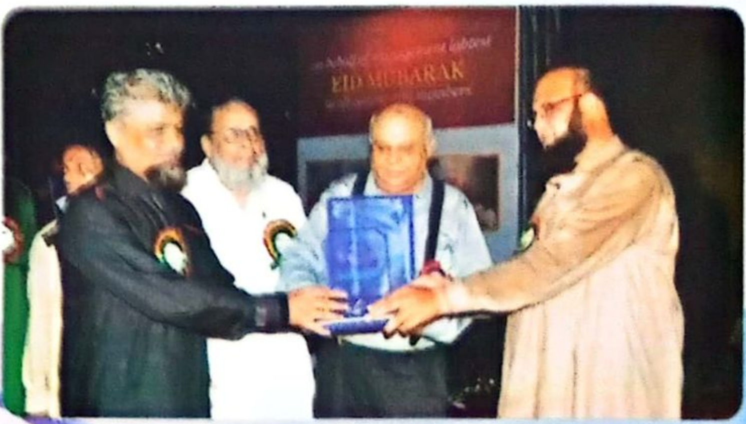

CamScanner

SPORTS AND SPORTSMANSHIP

Ramlah Aziz
Class 7th

Sport is an incredibly exciting and fantastic way to cop-up all the weaknesses present inside us. The question is that why sport is so important to us?

It is important as it does its job as an exercise does. However, the difference is that sport is very enjoyable and interesting. Sports make us fit. Seriously, the weakest person can be healthy just by an exercise and sport!!! Believe me, nothing can beat them.

Different sport are played in different countries, like Pakistan's national sport is Hockey, Saudi Arabia's national sport is Football.

It also given us the sport to adopt patience and make us strong-minded. Thus, these sprits which we gain by the sports are called sportsmanship. We have to make this stronger by spending maximum time in sports. Moreover, remember, other activities like studying is also very important.

NOT MUCH OF A MAN

Not much of a man
When you childish thinking
Chucks verbal stones at her as if
She's a wall

Not much of a man
when you're the media to her
mistakes reporting om each
action to all

Not much of a man
when you needs transform her
to an intern on call

Not much of a man
Not much of a man at all !

Not much of a man
When you tailored sarcasm
dresses her as she stand tall

Not much of a man
when you minds is in gutter
and you treat her like as erotic doll

Not much of a man
when you don't worship those
hands, heart , and soul that hold
you when you fall

Muneeba Shakeel Zakai D/o.
M. Shakeel Ahmed Zakai

چھوٹا سا عمل کسی کی زندگی بدل دیتا ہے۔

ایک چھوٹا سا عمل زندگی میں بہت بڑی تبدیلی کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک دفعہ ایک مل کے مالک کو جو بہت غصے والا اور مغرور مشہور تھا۔ وہ کم گو تھا۔ جب بھی بات کرتا یا تو ڈانٹ پلاتے کے لیے یا پھر ضروری معلومات مہیا کرنے کے لیے۔ سب مزدور اس سے بات کرتے گھبراتے۔ ایک نیا مزدور مل میں آیا۔ اس نے جب مالک کے بارے میں باتیں سنی تو اس سے نہ رہا گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہمیں مالک سے دوری نہیں بنا کر رکھنی چاہیے، ممکن ہے کہ اس کی طبیعت میں ہنسی مذاق شامل نہ ہو۔ اس مزدور کو بیٹے کی سالگرہ تھی۔ اس مزدور نے اپنے بیٹے کی سالگرہ پر مالک کو بھی بلایا، وہ نہیں آیا دوسرے دن مزدور نے مالک کے پاس آ کر بہت خوش اخلاقی سے کہا سر آپ کل میرے بچے کی سالگرہ پر نہیں آئے۔ میں آپ کے لیے کچھ لایا ہوں۔ کیا میں آپ کو وہ دے سکتا ہوں۔ مالک نے سنجیدگی سے اس مزدور کو دیکھا اور بولا۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اگر تمہیں کچھ چاہیے تو بولو۔ مزدور نے مالک کی طرف مسکرا کر دیکھا اور بولا آہ اگر آپ ویسا کریں جیسا میں چاہتا ہوں تو یہ ہی میرے بیٹے کی سالگرہ کا تحفہ ہوگا۔ مالک کو حیرت ہوئی۔ اس نے مزدور سے پوچھا۔ تم مجھے کیا دینا چاہتے ہو اور مجھ سے کیا کروانا چاہتے ہو۔ مزدور دو سفید رنگ کے ربن نکال کر مالک کو دیکھا۔ مالک نے پوچھا یہ کیا ہیں۔ مزدور نے کہا یہ مجھے کبھی کسی نے دیے تھے، جب میں دوسروں سے دور دور رہتا تھا۔ دینے والے نے کہا تھا۔ یہ ایک تمہارے لیے ہے۔ کیونکہ تم ایسے انسان ہو جو میری زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہو یہ دوسرا سفید ربن اس کے لیے ہے جو شخص تمہاری زندگی میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ میں بھی یہ ایک ربن آپ کے لئے لایا ہوں اور دوسرا اُس کے لئے ہے جس سے آپ اپنی زندگی میں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا اہمیت دیتے ہیں۔ یہ ربن آج ہی آپ اسے دے دیں۔ مزدور کی بات سن کر مالک کو ہنسی آئی لیکن وہ سنجیدہ ہی رہا۔ اس نے مزدور کو ربن ہاتھ پر باندھنے کی اجازت دے دی۔ وہ چاہتا تھا۔ دوسرا ربن جب مزدور نے مالک کو دے دیا تو وہ سوچنے لگا ایسا کونسا انسان ہے جسے وہ سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ کام کا وقت ختم ہو گیا وہ واپس گھر جا رہا تھا کہ راستے میں اسے اپنے بیٹے کا خیال آیا۔ جسے اپنی بیوی کے گزر جانے کے بعد مصروف ہونے کی وجہ سے بہت کم وقت دیتا تھا جب بھی اس سے بات کرتا تو وہ یا تو نصیحت ہوتی یا پھر ڈانٹ۔ اس نے گھر داخل ہوتے ہی ربن جو اس کی کلائی پر بندھا تھا اُتار دیا اور اپنے بیٹے کے کمرے کی طرف چل دیا۔ جو بستر پر لیٹا تھا۔ پاپ نے دروازے پر دستک دے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ لڑکے نے دروزاہ کھولا۔ اسے شدید حیرت ہوئی۔ اس کے والد صاحب نے اسے بلانے کی بجائے خود کمرے میں آنے کی زحمت کیوں کی۔ وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے پاپا نے اس کی کلائی پکڑی اور اس کی طرف دیکھ کر مزدور کی کہی ساری بات دُہرا دی ساتھ میں یہ بھی کہا کہ بہت مصروف ہونے کی وجہ سے میں نے کبھی تمہیں ٹھیک سے وقت نہیں دیا۔ مجھے افسوس ہے۔ اپنی جیب میں سے دوسرا ربن نکال کر اس نے اپنے بیٹے کو دیا اور بولا یہ ربن تم اس کی کلائی پر باندھ دینا جس کو تم سب سے زیادہ محبت کرتے ہو اور جس کی تمہاری زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ لڑکا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اس نے اپنے باپ کی کلائی پکڑی اور بولا پاپا میں یہ آپ کو ہی باندھوں گا میں سوچتا تھا کہ آپ مجھ سے بلکل پیار نہیں کرتے اور میں کچھ دنوں سے خودکشی کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ آپ کی چھوٹی سی بات نے مجھے جینے کے لیے وجہ دے دی۔ آئی لو یو پاپا۔ مل کے مالک کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ اس نے اپنے بیٹے کو اپنی سینے سے لگا لیا۔ دوسرے دن جب وہ مل میں گیا تو اس نے اس مزدور کو بلایا جس نے اسے ربن دیا تھا۔ جیسے ہی مزدور کمرے میں داخل ہوا تو مالک کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ مزدور نے مالک کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تو وہ بھی مسکرا دیا۔ مالک نے اس مزدور سے پوچھا کہ تمہیں مجھے ربن دینے کی کیا سوجھی۔ مزدور نے مسکرا کر مالک کی طرف دیکھا اور بولا میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا۔ جب میں نے آپ کے چہرے کی سختی دیکھی تو سمجھ گیا۔ سالوں سے آپ نے کسی سے محبت کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے آپ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ سر محبت کا اظہار انتہائی ضروری ہے۔ کبھی کبھی چھوٹا سا عمل دوسروں کی زندگی بدل دیتا ہے۔ مل کے مالک نے ہنس کر کہا یہ تو ہے۔

قائداعظم کی حاضر جوابی کا ایک دلچسپ واقعہ

(Fahad Mateen)

قائداعظم جب لندن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو ایک انگریز پروفیسر "پیٹرز" ان سے شدید نفرت کرتے تھے ایک دن پروفیسر ڈائننگ روم میں لنچ کر رہے تھے تو جناح بھی ٹرے لے کر اسی ٹیبل پر بیٹھ گئے پروفیسر کو اچھا نہ لگا اور اس نے جناح کو کہا" کیا آپ کو نہیں پتہ کے ایک پرندہ اور سور ساتھ بیٹھ کر نہیں کھا سکتے ؟"

جناح نے پر اطمینان لہجے میں جواب دیا کہ آپ پریشان نہ ہوں "I will fly to other table"

جناح کے اس جواب پر پروفیسر کو بہت غصہ آیا اور اس نے انتقام کا فیصلہ کر لیا، اگلے ہی دن پروفیسر نے جناح سے سوال کیا کہ اگر تم کو راستے میں دو بیگ ملیں اور ایک میں دولت اور دوسرے میں دانائی ہو تو تم کس کو اٹھاؤ گے؟ جناح نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا کہ "دولت "۔ جناح کے اس جواب پر پروفیسر نے طنزیہ مسکراہٹ کیساتھ جواب دیا کہ میں تمہاری جگہ ہوتا تو "دانائی" والے بیگ کو اٹھاتا۔ جناح نے جواب دیا کہ

"ہر انسان وہی چیز چاہتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہوتی"۔

ہم عامل قرآن ہم صاحب ایمان
باطل کو کریں زیر یہ ہمت ہے ہماری
ہم اہل ہیں اسکے کہ کہا جائے مسلمان
پہچان زمانے میں محبت ہے ہماری

تاریخ میں اہل تجارت رہے ہیں
وہ اہل ہیں جو علم میں ممتاز رہیں ہیں
ہم اہل ہیں اور اہل حکومت ہی رہے ہیں
ہم دور میں ہر فن میں سرفراز رہیں ہیں

بیوپار میں اہل تجارت ہے وہ ہم ہیں
ہم دور میں ہم اہل شرافت ہی رہیں ہیں
اس دور میں جو اہل دیانت ہے وہ ہم ہیں
ہم دور میں اسلاف کی عزت ہی رہیں ہیں

تاریخ سے پوچھ کہ جو عزت ہے ہماری
ہر شعبہ میں اہل رہیں بس یہ دعا ہے
ہر شعبہ میں تاریخ شہادت ہے ہماری
اللہ کی رحمت سے دشوار ہی کیا ہے

تاریخ سے پوچھ کہ جو عزت ہے ہماری
ہر شعبہ میں تاریخ شہادت ہے ہماری

CS CamScanner

انسان کے مددگار حیوان

رمشاء ناز گلبرک

اکثر لوگ کبوتر کو گندہ پرندہ سمجھتے ہیں جو شہری زندگی کے لیے وبال جان رہتا ہے لیکن ایک تازہ تحقیق کے مطابق کبوتر بھی ان جانوروں کی فہرست میں شامل ہیں جن میں انسانوں کی مدد کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں کبوتر کا دماغ ہماری چھوٹی انگلی کی نوک سے زیادہ بڑا نہیں ہوتا مگر کبوتر کی تصویری یاداشت غیر معمولی ہے ایک حالیہ سے ثابت ہوا ہے اگر کبوتر کی تربیت کی جائے تو کبوتر بھی انسانوں کی طرح تصویروں کی مدد سے چھاتی کے سرطان کی تشخیص کر سکتے ہیں۔ تین اور جانور بھی انسانی بیماریوں کی تشخیص و علاج میں مددگار بننے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

چوہے کا نام آتے ہی ہمارے ذہن میں چوہوں سے ہونے والی بیماریوں کا خیال آجاتا ہے نہ کہ کسی بیماری کے علاج کا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس جانور کا دماغ اتنا تیز ہوتا ہے کہ چھوٹی سی تبدیلی کو بھی محسوس کر لیتا اور یوں انسانی جان بچانے کے کام بھی آسکتا ہے۔ چوہے کی ناک کے اندر کم و بیش ایک ہزار قسم کے ریسیپٹر اس سے چیزیں سونگھنے میں مدد دیتے ہیں انسانی ناک میں بو سونگھنے والے ریسپٹر کی تعداد صرف سو سے دو سو تک ہوتی ہے۔ اس خصوصیت کے بدولت چوہا نہایت خفیف بو بھی سونگھ لیتا ہے۔

چوہوں کی اس ہی زبردست صلاحیت وجہ سے ماہرین افریقی چوہوں کو T.B (ٹی بی) کی تشخیص کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ موزمبیق کے شہر میپٹو کی ایک یونیورسٹی ماہرین ان بڑے بڑے چوہوں کو T.B تشخیص کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے انسانی بلغم اور تھوک سونگھنے کی تربیت دے رہے ہیں یہ چوہے جب کسی مریض کے بلغم میں ٹی بی کو بو سونگھ میں تو رک جاتے ہیں کہ تھوک یا بلغم کے مذکورہ نمونے اپنی ٹانگیں رگڑ کہ بتاتے ہیں کہ تھوک یا بلغم کے مذکورہ نمونے میں انفیکشن موجود ہے۔ T.B کی تشخیص کا روایتی طریقہ یہ ہے کہ لیبارٹری کے ٹیکنیشن مریض کے بلغم کے نمونے شیشے کی سلائیڈز پر رکھ کر خوردبین کے نیچے ان کا تجزیہ کرتے ہیں اس معائنے میں دو دن سے زیادہ کا وقت درکار ہوتا ہے۔

جبکہ ایک تربیت یافتہ چوہا یہ کام صرف (20) بیس منٹ میں کر ڈالتا ہے چوہوں مدد سے ٹی بی کی تشخیص کا طریقہ نہایت کم خرچ ہے اور اس لیے مہنگے آلات کی ضرورت نہیں۔ اس طرح ہی مرگی کے مریضوں کے ساتھ رہنے والے کتوں نے ثابت کیا ہے کہ انہیں مریض کو دورہ پڑنے سے پہلے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے مالک کو دورہ پڑنے والا ہے۔ گو ہر ماہر طب کو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ کتوں کو مرگی کے دورے کا کیسے پتا چلتا ہے؟ خیال ہے کہ کتے دورہ پڑے وقت اپنے مالک کے جسم سے خارج ہونے والی بو یا ہلکی سی آواز کو پہنچان لیتے ہیں۔

گائے بھی ایک انسان دوست حیوان کے روپ میں نمایاں ہو چکی۔ وجہ یہ کہ اس کے لعاب ودہن اور دودھ میں ایسی پروٹینز موجود ہوتی ہے جن میں جراثیموں سے لڑنے کی خصوصیت پائی جاتی ہے اور گائے بھی اس حوالے سے دیگر جانوروں سے پیچھے نہیں۔ گائے کے تھوک میں "میوکنز" نامی لحمیات شامل ہوتی ہیں جو کسی زخم میں مزید بیکٹیریا کو داخل ہوتے سے روکتی ہیں کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ آپ اپنا زخم کسی جانور کو نہ چاٹنے دیں کیونکہ اس طرح نئے بیکٹیریا کو داخل ہو سکتے ہیں آپ کے اپنے لعاب میں بیکٹیریا کے خلاف بڑنے کی خصوصیات پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو لیے ہر جگہ نعمت چھپا کر رکھی ہے اور انسانوں کو عقل اور جستجو اور اُمنگ دی ہے تاکہ وہ چھپی ہوئی چیزوں کو ڈھونڈ کر اپنے استعمال میں لا سکے بشرطیہ کہ انسان اس نعمتوں کو Positive استعمال کرے جو دائرہ اسلام سے باہر نہ ہو۔ جزاک اللہ

انوکھا پھل

دنیا میں بہت سے پھلوں کا ذکر ہوتا ہے جو کہ مختلف حوالوں سے انسانوں کو تقویت اور راحت بخشتے ہیں اور صبر جیسے میٹھے پھل سے بھی ہر کوئی واقف ہو گا لیکن آج میں ایک ایسے پھل کے بارے میں بتانے جا رہا ہوں جسے کھا کر انسان کبھی نہیں مر سکتا اور رہتی دنیا تک زندہ ہے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کسی دانا و بینا شخص نے حکمت و ہدایت کی خاطر بیان کیا کہ دنیا میں ایک عجیب و غریب "درخت" پایا جاتا ہے جو شخص اس درخت کا "پھل" ایک مرتبہ کھائے ہمیشہ جوان و توانا رہے گا اور کبھی اس پر موت طاری نہ ہو گی ایک بادشاہ نے سنا تو جی میں آیا اگر اس درخت کا پھل ملے تو کیا کہنے چنانچہ اپنے مشیروں اور وزیروں سے ذکر کیا سب نے ہاں میں ہاں ملائی کہ جہاں پناہ اگر اس درخت کا پھل کھا لیں رعیت ہمیشہ آپ کے زیر سایہ آباد اور خوش و خرم رہے گی غرض بادشاہ نے ایک ہوشیار مشیر کو اس درخت اور پھل کی تلاش میں روانہ کر دیا وہ بے چارہ مہینوں جنگل، جنگل، صحرا، صحرا مارا مارا پھرتا رہا لیکن گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا جس کسی سے ایسے درخت اور پھل کا پتہ پوچھتا، وہ ہنسی اڑاتا کہ میاں! سودائی ہوئے ہو کیا بھلا ایسا درخت اور پھل بھی ہوتا ہے کیا؟ کسی نے اچھا مشورہ دیا کہ میاں کیوں در بدر خاک بسر ہوتے پھر رہے ہو؟ ٹھنڈے ٹھنڈے جدھر سے آئے ہو، ادھر کو لوٹ جاؤ۔۔!

وہ شخص اس طرح کی نت نئی باتیں سنتا اور اپنی ہنسی اڑاتا رہا لیکن تھا دھن کا پکا ارادے میں خم نہ آنے دیا اور برابر کوہ دشت کی خاک چھانتے گیا جب ایک برس بیت گیا اس علاقے کے گوشے گوشے، چپے چپے میں پھر چکا اور بقائے دوام کے شجر کا کہیں نشان نہ ملا تب مایوس ہو کر اپنے وطن واپس لوٹنے لگا اس قدر محنت اور تکلیف اکارت جانے سے رنج و غم کی کوئی انتہا نہ تھی بدقسمتی پر آنسو بہاتا اور یہ سوچتا جا رہا تھا کہ بادشاہ کو کیا منہ دکھائے گا کہ یکا یک معلوم ہوا کہ اس علاقے میں ایک آدمی رہائش پذیر ہے جو ولی اللہ اور قطب وقت مشہور ہے اس شیخ عالی مرتبت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مشکل بیان کروں تو ممکن ہے مایوسی راحت میں بدل جائے چنانچہ یہ سوچ کر وہ چشم پرنم سے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسکی نورانی صورت دیکھتے ہی اپنے آپ پر اختیار نہ رہا ضبط کا دامن ہاتھ سے نکل گیا اور روتا ہوا اسکے قدموں میں جا گرا اس قدر آنسوں بہائے کہ شیخ کے پاؤں بھگوئے دیئے شیخ نے اٹھا کر شفقت سے گلے لگایا اور پوچھا کیا بات ہے؟ اس قدر آشفتہ سری اور کا سبب کیا ہے؟ تفصیل سے بیان کر و اس نے عرض کیا حضرت! کیا کہوں جس کام کیلئے ایک برس پہلے وطن نکلا تھا وہ کام نہیں ہوا اب سوچتا ہوں واپس جا کر بادشاہ کو کیا جواب دوں گا اسکے عتاب کا نشانہ بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھ پر رحم کریں بادشاہ کے حکم سے بقائے دوام کے شجر کی تلاش میں یہاں آیا تھا کہتے ہیں اس درخت کا پھل کوئی کھا لے تو حیاتِ جاوداں مل جاتی ہے میں نے اس کی جستجو میں اس ملک کا چپہ چپہ چھان مارا، مگر ناکامی اور مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا، مہربانی فرما کر میری مشکل سہل فرمائیں۔ یہ سن کر شیخ ہنس پڑا۔ پھر ارشاد فرمایا" سبحان اللہ! بھائی تو بھی سادہ لوح کی حد قائم کر دی ہے۔ ارے اتنا وقت خوامخواہ ضائع کیا پہلے ہی میرے پاس چلا آتا اور معلوم کر لیتا۔ اب گوش ہوش سے سن کہ وہ شجر " کتاب " ہے اور اس سے حاصل ہونے والا پھل "علم " ہے۔ تو اور تیرا بادشاہ جہالت کی وجہ سے ظاہری پھل اور درخت کا دھوکہ کھا گئے جبکہ یہ درخت اور پھل تو باطنی ہیں۔

اس واقعہ کہ علاوہ بھی دنیا میں ایسا بے شمار مثالیں موجود ہیں جن سے علم کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کتاب جیسا" درخت "اور " علم " جیسا پھل انشاء اللہ کبھی انسان کو مرنے نہیں دے گا اور ہمیشہ توانا رکھے گا اگر چہ انسان ظاہری طور پر اس دنیا سے کوچ کر جانے لیکن اس کی کہی ہوئی باتیں،

پھل انشاء اللہ کبھی انسان کو مرنے نہیں دے گا اور ہمیشہ تو انا رکھے گا اگر چہ انسان ظاہری طور پر اس دنیا سے کوچ کر جانے لیکن اس کی کہی ہوئی باتیں، لکھی گئی کتابیں اور دیئے گئے لیکچر اسے ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں زندہ رکھیں گے۔ اور لوگ مرنے کے بعد بھی اس کی جلائی ہوئی شمع ہدایت سے فیض یاب ہونگے۔ علم ایک روشنی کو حاصل کرنے کیلیئے انسان کو دن رات تگ و دو کرنی چاہیے۔

فہد متین

لفظ اور قلم

محمد عباد

علم انسان اور اس کے اردگرد فطری و معاشرتی حالات کے درمیاں ادرا کی تعلق کا نام ہے، لفظ انسانی زات میں شعور، اور احساس کی آواز ہے، اور قلم اس صداقت کی تخلیق کا موجب۔ زبان حرکت کرے یا قلم الفاظ تو جنم لیتے ہیں، بے معنی الفاظ بامعنی جملوں میں بدلتے جاتے ہیں۔ ان میں جان پڑتی جاتی ہے۔ اور پھر یہ الفاظ اپنا مدعا خود بیان کرنے لگتے ہیں۔ تحریر کے آغاز سے جب انسان نے لاشعور سے نکل کر شعور کی دنیا میں قدم رکھا اور قلم کی نوک سے لوگوں کے مضطرف ذہنوں میں حروف کو انڈیلنا شروع کیا تو دانش خرد کی ایسی راہیں متعین ہونا شروع ہوئیں کہ فہم و فراست کے انمول موتی ہر سو بکھرتے دکھائی دیئے۔ تاریخ کے آئینے میں دیکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قلم نے ہر دور میں انسان کی نہ صرف رہنمائی فرمائیں بلکہ ایک حقیقی انسان دوست ہونے کا کردار بھی ادا کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر باشعور انسان نے اپنے مقصد اور منزل کو پانے کے لیے قلم سے ہی رہنمائی حاصل کی، منتشر ذہنوں میں یکسوئی قائم کرنے کی بات ہو یا دل فریفتہ میں محبت کی شمع روشن کرنے کی غرض ہو انسان نے ہمیشہ سے اپنی رہنمائی کا ذریعہ اور کامیابی کا ذینہ قلم کے سہارے اپنے وجود کو قائم رکھے ہوئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج سوشل ویب سائٹس پر جس قدر لکھا جار ہا ہے پڑھا جار ہا ہے۔ معاشرے میں علم و آگہی کی کونپلیں اسی رفتار سے پھیلتی دکھائی دیتی ہیں قاری اور لکھاری کے درمیان فاصلے سمٹتے جار ہے ہیں جبکہ قاری اور لکھاری کے درمیان باہمی تعلقات پر مبنی ایک قسم کا رشتہ قائم ہونے لگا ہے جو کہ مکالمے کے فروغ میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ ہوں تو قلم محض ایک تین حرفی لفظ ہے لیکن اس میں بے پناہ طاقت پوشیدہ ہے، دنیا نے جتنی ترقی کی ہے وہ سب قلم کی موہون منت ہے۔ اگر قلم کا تصور نہ ہوتا تو دنیا تمام علوم سے بے بہرہ رہتی۔ قلم کی سیاہی لفظوں کو روشنی بخشتی اور ایک بے معنی کورے کاغذ کا اہم ترین دستاویز بنا دیتی ہے۔

یہی الفاظ جب کسی شاعر کی زبان سے ادا ہوتے ہیں تو نظمیں اور غزلیں وجود پاتی ہیں۔ جب ادیب کی قلم سے ادا ہوتے ہیں تو افسانے، ناول اور کتابیں بن جاتے ہیں۔ جب موسیقی کی صورت ادا ہوتے ہیں تو انسان کو جھومنے پر مجبور کرتے ہیں اور روح کی غذا کہلاتے ہیں۔ جب عالم دین کی زبان سے ادا ہوتے ہیں۔ تو دین کی بھلائی، لوگوں کو سیدھی راہ پر لانے کا سبب بنتے ہیں۔ عالم کے الفاظ روشنی کی مانند مشعل راہ ہوتے ہیں۔ اور اس

روشنی میں عوام اپنی زندگی گزارنے کے اصول متعین کرتے ہیں۔اس طرح عالم دین پر ذمہ داری بھی زیادہ عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ تمام قوم کو راہ دکھا بھی سکتا ہے اور راہ سے بھٹکا بھی سکتا ہے۔عموماً عوام علماء کی بات پر تحقیق نہیں کرتے بلکہ صرف تقلید کرتے ہیں۔الفاظ کی اہمیت ان ادا کرنے والے سے منسلک ہے۔ جب کوئی عام شخص کچھ کہتا ہے تو اس کے اثرات اسی کے حلقہ احباب تک محدود رہتا ہے جبکہ کسی بھی ملک کے سربراہ کا ادا کردہ ایک جملہ بھی ملک کی تقدیر کے فیصلے کر دیتا ہے۔الفاظ کے مرتب ہونے والے اثرات کا تعلق بولنے والے کے مقام پر ہے۔گویا جس قدر جس کا مقام و مرتبہ جتنا اہم ہوگا اسی قدر اس کے الفاظ کی اہمیت اور ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے۔یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ الفاظ اللہ کے قریب لے کر گئے تو انسان کو مومن بنا دیا۔اور اللہ سے دور لے کر گئے تو فرعون و نمرود بنا دیا۔اگر ان کا استعمال درست انداز میں کیا جائے تو یہ عزت و توقیر میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں،سخت اور تلخ ہوں تو غرور کا شائبہ دیتے ہیں۔

گالی کی صورت میں ادا ہوں تو گناہ کہلاتے ہیں اور اگر تیمارداری کی صورت میں ادا ہوں تو نیکی بن جاتے ہیں۔نرم گوئی سے کہے گئے الفاظ آپ کو کسی کے دل میں اعلیٰ مقام دے سکتے ہیں جبکہ ترش گوئی آپ کو اپنے مقام سے کہیں نیچے گرا سکتی ہے۔

یہ الفاظ ہی ہیں ہر رشتے کو ایک ان دیکھی زنجیر میں باندھے رکھتے ہیں،رشتوں کو مضبوطی سے جوڑے رکھتے ہیں اور یہی الفاظ دو انسانوں اور بسا اوقات تہذیبوں کے درمیان دوری کی ایک خلیج بنا دیتے ہیں۔بظاہر الفاظ کی ادائیگی کا انداز ان کی اہمیت کی ذمہ دار ہوتا ہے۔جس انداز میں ادا کیا بیاں کے محتاج یہ الفاظ جب صفحہ قرطاس پر بکھرتے ہیں تو ان گنت کہانیوں کو جنم دیتے ہیں تاریخ کہلاتے ہیں یا ادب کے عظیم شاہکار کہیں پر چند الفاظ صدیوں کے فاصلے مٹا دیتے ہیں اور کہیں کچھ الفاظ فاصلے اتنے بڑھا دیتے ہیں کہ عمر سفر میں گزر جاتی ہے اور فاصلے طے نہیں ہو پاتے۔

سائنس نے ثابت کیا ہے کہ آواز کی لہریں،پانی،اور تقریباً تمام اجسام سے باآسانی گزر سکتی ہیں۔گو آواز کی یہ لہریں روشنی کی نسبت آہستہ سفر کرتی ہیں۔گویا الفاظ ضائع نہیں ہوتے بلکہ یہ سنبھال لیے جاتے ہیں،اور یہ الفاظ ہمارے اعمال بن جاتے ہیں بلکہ یوں کہیے ہم اپنے ہی الفاظ کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور ان کے لیئے ہمیں جوابدہ بھی ہوتا ہے۔حدیث نبوی ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ الفاظ کا استعمال اچھے طریقے سے کریں۔

انسانی تصوراتی دنیا میں لفظ اور قلم کا معجزہ ہی ہے،یہ انسانی نظریاتی و فکری دنیا میں ارتقا و ترقی کا باعث ہے۔

شعورزات سے نمود روح تک لفظ کی کرامات ہے۔قلم کے معجزے ہے

CamScanner

THE SECRETS TO ATTAINING PATIENCE

Since Childhood, in every bad situation, all we heard from elders and loved ones was have patience It's Like on automatic reflex to say this as soon as we hear something not so Pleasant, But do we really know what Patience really is? Why Patience is so important in Islam. Why has Allah mentioned it again and again in the Holy Quran?

ALLAH says in the Holy Quran:

" O You who belive, seek help in patience and As-salat (the prayer). Truly, Allah is with As-Sabirin (the Patience ones)" (Al-Baqarah: 153)

Being Patience is not easy, but once you attain it ,all your problems start fading away. when we know he won't leave us alone.

Patience is not only tawakkal, it's also not losing hope. It's being like a young plant that Stands firmly even when the wind is out rageous.

ALLAH loves Patience. He Knows it's hand for It's Slaves. And that's why he makes it easy but only for those strong hearted slaves of his who make an effort, who trust him and his decisions and who have hope instilled in their hearts with Patience also comes peace and tranquility. When a beliver attams patience, his heart also becomes peaceful, anxiety and depression vanish.

CamScanner

کامیاب زندگی گزارنے کے گُر

بہت سے مفکرین اور فلاسفروں نے زندگی کو کامیاب ترین انداز میں گزارنے کے اصول اور گُر بیان کیئے۔ ان میں کسی نے اپنے خطے اور ماحول کو مدنظر رکھا، کسی نے اپنے مذہب کو، جبکہ کسی نے اپنی تہذیب، ثقافت اور روایات کی پیروی کرتے ہوئے زندگی کے اُصول بیان کیئے، لیکن سوال یہ ہے کہ "زندگی ہمیشہ کامیاب گزاری بھی جاسکتی ہے کہ نہیں؟
اس سلسلے میں بعض مفکرین اور ماہر عمرانیات کے نظریات یہ ہیں کہ انسان فطری طور پر خوشی اور امن کا خواہاں تو ہے لیکن اسکے لیئے مناسب منصوبہ بندی اور رنگ و رو سے کتراتا ہے، کاہلی اور سستی کا شکار ہوجاتا ہے۔ بہرحال مذاہب کے حوالے سے بات تو صرف اسلام ہی ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے جس میں کامیاب زندگی کے مکمل اُصول بیان کیئے گئے ہیں۔
چند اہم اصول اور گُر بیان کیئے جارہے ہیں جس پر عمل پیرا ہوکر زندگی کو کامیاب طریقے سے بسر کیا جاسکتا ہے۔

*زندگی اسلام کے سنہری اُصولوں کے مطابق گزارنے سے سیاسی، معاشرتی، سماجی، معاشی اور اخلاقی مسائل پیدا نہیں ہوتے اور ان مسائل کا حل بھی اسلام کے بغیر کسی مذہب میں مکمل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔
*ہر انسان بچپن میں اخلاقی عادات سے بہت کچھ سیکھتا ہے اور یہی اسکی کامیاب زندگی کی ضمانت ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی تربیت اچھے اُصولوں پر کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں تاکہ زندگی میں آگے بڑھنے کی جراءت اور ہمت پیدا ہوسکے۔
*ہماری نوجوان نسل ہی کامیاب معاشرے کے ضامن ہے اس لیئے ان کی زندگیاں اخلاق اور مذہب کی بنیادوں پر اس طرح استوار کریں کہ انکو زندگی میں تمام مسائل پر دسترس حاصل ہوسکے۔
* کامیاب زندگی کیلئے دیگر مفکرین نے وقت کی قدر و منزلت پر بہت زور دیا ہے جو قومیں وقت کی قدر کرنا جانتی ہیں وہی قومیں پوری دنیا پر حکومت کرتی ہیں اس لیئے کامیاب زندگی کا راز وقت کی قدر کرنا ہے۔ ازل سے وقت انسان کیلئے ایک چیلنج رہا ہے اگر وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی کے مقاصد کی جستجو کی جائے تو ضرور بر آور ہوتی ہے۔
*زندگی میں ایک مقصد کیلئے اور سمت کے تعین کے بعد اپنی مکمل تگ و دو صرف کردینی چاہیئے۔ چاہے کتنی ہی ناکامیاں ہوں لیکن استقامت اور ثابت قدمی سے اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے کوشش جاری رکھی جائے۔
*ان تمام کاوشوں سے نہ صرف منزل مقصود تک رسائی حاصل ہوتی ہے بلکہ انسان میں خود اعتمادی اور شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ مسائل کو حل کرنے اور کامیاب زندگی گزارنے کی لگن پیدا ہوتی ہے۔
*اگر آپ مسلسل کاوشوں اور جدوجہد کے بعد زندگی میں کامیابی حاصل نہین کرپار ہے تو اپنے رویے پر نظر ثانی کریں اور کسی دوسرے طریقے سے حالات کو ہینڈل کرنے کی کوشش کریں۔
اس طرح ایک تو آپ کو منفرد انداز سے بوریت اور ذہنی تھکان سے نجات حاصل ہوگی، دوسرے نئے طریقے سے کامیاب زندگی کی نئی راہیں کھلیں گی۔
*المختصر زندگی کو ایک فلم یا موویٰ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جسکا سکرپٹ، کہانی، ڈائریکشن (Direction) اور اداکاری جیسے تمام کام خود کو کرنے ہوتے ہین اور اس کے نتائج پر تنقید اور تعریف بھی خود کرنا ہوتی ہے یعنی اسکی کامیابی کی جانچ خود کو کرنی پڑتی ہے
اس لیئے جتنی لگن اور محبت سے آپ اپنی زندگی کا سکرپٹ تحریر کریں گے اسی قدر مثبت نتائج حاصل ہوں گے۔

آفرین شعیب
بلاک H نارتھ ناظم آباد

CS CamScanner

انسان کے نام

کون کہتا ہے کہ آج انسان اشرف المخلوق ہے
جس کے ہاتھوں میں فقط بارود ہے بندوق ہے
گرم کر رکھا ہے اُس نے ظلم کا بازار کیوں
تیز کر رکھی ہے اُس نے جبر کی تلوار کیوں
خود ہی انسان کاٹتا ہے گردنیں انسان کی
اُس نے اپنائی ہیں ساری خصلتیں شیطان کی
اس کے جبر وظلم ہر شیطان بھی حیران ہے
اشرف المخلوق تھا، کیا وہ دینی انسان ہے
اسکوا حرکتوں پہ شرم تک آتی نہیں
اس کے اندر کی خباثت کیوں نکل جاتی نہیں
اس کو انسان، کہلوانے کا کوئی بھی حق نہیں
یہ درندہ ہے ذرا سا بھی کسی کو شک نہیں
اس کے منہ پر لگ چکا ہے معصوم انسانوں کا خون
اس کے ہاتھوں پر لگا ہے قیمتی جانوں کا خون
چہرہ انسانیت پر داغ ہے اس نام سے
یا الٰہی اشرف المخلوق بندے ہیں کہاں
کھا گئی ان کو زمین یا کھا گیا ہے آسمان
ظالموں کے ظلم سے انسانیت ہے بدگمان
کب سزا دے گا انہیں تو مالک دو جہاں
اشرف المخلوقات ان کو پھر بنا دے میرے رب
اور دنیا بھر کے انسان ایک ہوں پھر سب کے سب

آفرین شعیب
بلاک H نارتھ ناظم آباد

CamScanner

تَقَبَّلَ للّٰہُ مِنَّا وَمِنْکُمْ

عید مبارک

اَسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ‘

"یوم العید" کو"یوم الجائزہ " بھی کہتے ہیں۔اور جائزہ عربی زبان میں انعام دینے کوکہا جاتا ہے یا انعام حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔
اردو زبان میں بھی جائزہ کالفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی تجزیہ کرنا اپنے سابقہ عمل کا تو ہم دیکھتے ہیں کہ عید کا دن دو چیزوں کی طرف ہماری توجہ دلاتا ہے۔

پہلی چیز تو یہ ہے کہ ہم واقعی اپنا جائزہ لیں جب رمضان آیا تھا تو بحثیت ایک مسلمان کے ہمارے دلوں میں بہت سے نیک ارادے اور نیتیں امنڈ رہیں تھیں کیا ہم نے ان کو پورا کیا؟ جو جائز تھیں۔

- مثام کے طور پر قرآن مجید کا تکمیل کرنا
- قرآن مجید کی تلاوت
- قرآن مجید کو سمجھنا اِس کے ترجمہ یا تفصیر کا مطالعہ کرنا

اِس طرح یہ خواہش بھی ہوئی کہ ہم ان شاء اللہ رمضان المبارک میں اپنی اصلاح بھی کریں گے۔اور اسی طرح ہم اصلاح کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی کچھ بہتر سوچیں گے یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو ہمیں مجبور کرتی ہیں کہ عید کے روز ہم جائزہ لیں کیا واقعتاً ہم ویسے بن سکے یا نہیں؟
کیا ہم نے وہی کام کیے جو رمضان کی آمد سے ہمارے دلوں میں اچھی تمنا کے طور پر امنڈ امنڈ کر آرہے تھے؟
سوچنے کی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم سب اپنا جائزہ لیں اپنی اصلاح کریں
اور اپنے آپ کو اِس عمل میں ڈھالیں جس میں رب کی رضا ہو تب ہی جا کہ "یوم العید" کا یہ دن،انعام کا دن بن سکتا ہے۔
اللہ کرے ہم اِس دن کے انعام سے اپنے آپ کو سرفراز کر سکیں۔

(آمین)

آمنہ سراج
بلاک D حیدری

ہم مسلمان کیوں ہے؟؟؟

اسلام وعلیکم!

میں بڑے درد ول کے ساتھ آپ سب سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہم مسلمان کیوں ہے؟؟

اور ہم اپنے مسلمان ہونے پر کیوں فخر کرتے ہیں؟

"صرف اس لیئے کہ ہم آخری بنی کی امت ہیں حالانکہ حضورﷺ نے اپنی بیٹی سے فرمایا کہ اے فاطمہ کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ میں محمدﷺ کی بیٹی ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے گا اگر تم بخشی جاؤ گی تو اپنے اعمال کی وجہ سے"

تو کیا ہمارا آنحضرتﷺ سے رشتہ ان کی بیٹی سے بھی زیادہ ہے؟ ٹھیک ہے کہ حضورﷺ اپنی امت کیلئے تڑپ رہے ہیں اور آخری وقت میں بھی بھلائی کیلئے دعا کرتے رہیں لیکن ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم کیا کر رہے ہیں ہم میں سے کوئی شخص خدانخواستہ کوئی بُرا کام کرتا ہے فرض کریں کہ کوئی چوری کرتا ہے یا قتل کرتا ہے یا کوئی اور گناہ کرتا ہے تو اس کی سفارش کوئی MNA تو کردے گا لیکن شریف آدمی نہیں دے گا۔

"اگر کوئی انسان آج کی اس اکیسویں صدی میں دین اسلام پر چلنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لیے بہترین راستہ یہ ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے انمول عمل کریں"

کہیں یہ نہ ہو کہ ہمارا آخری وقت آجائے اور ہم یہ دیکھ رہے ہوں کہ اب کیا کیا جائے؟ ہم نے جو کچھ بھی کرنا ہے اپنی اس حیات میں ہی کرنا ہے۔اور یہ زندگی جو ہمیں آج بڑی لمبی دیکھائی دے رہی ہے یہ چند گھڑیوں کی بات ہے۔

چند گھڑیوں کے بعد ہم نے بستر مرگ پر پڑے ہونا ہے اور مسجد میں ہمارے نام کا اعلان ہو رہا ہونا ہے اس دن کی حسرتوں کا اگر ذرا سا اندازہ ہمیں آج ہو جائے تو ہم سارا سارا دن عبادت میں گزار دیں۔

اب تو یہ حال ہے کہ ہم Urdu Pages پر اپنی پوسٹ کی Replies دیکھنے کیلئے بیتاب ہوتے ہیں لیکن اگر ہم جان جائیں کہ موت کے بعد کیا ہونا ہے تو ہم کچھ اعمال صالح کمانے کی طرف دھیان دیں گے آخر ایک نہ ایک دن تو ہم نے مرنا ہی ہے تو پھر ہم کس دن کا انتظار کر رہے ہیں

"آج سے ہی ہم اپنے اپنے ساتھ عہد کرے کہ ہم آج سے چھوٹے چھوٹے عمل کریں اور عہد کریں کہ ہم حتی الوسع کوشش کریں گے کہ کچھ اعمال صالح کما لیں تاکہ حضورﷺ کی شفاعت کے حقدار بن سکیں کہیں یہ نہ ہو کہ ہمارا اعمال نامہ دیکھ کر ہمارے آقاﷺ بھی ہم سے منہ موڑ لیں"

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ حضورﷺ ہمارے لیے سفارش نہیں کریں گے بلکہ یہ کہہ رہی ہوں کہ اگر ہم کسی میٹرک پاس کیلئے Bank Manager کی پوسٹ کا تصور نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ جس اعمال نامے میں نمازیں ہی نہ ہوں گی اس کیلئے حضورﷺ کس منہ سے سفارش کریں گے۔

"اللہ مجھ کو بھی اور آپ سب کو بھی انمول عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

"آمین"

جویریہ بنتِ محمد زکی

(پی۔آئی۔بی)

CamScanner